MON.26.Jan.2026
VOLUME:21 NO:23
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

نانديڑ
ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز پیر 26 جنوری 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 23
5/شعبان المعظم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

واٹس ایپ چیٹ سے متعلق امریکی عدالت میں
میٹا کے خلاف مقدمہ، کمپنی نے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا

نئی دہلی: امریکہ میں میٹا کمپنی کے خلاف واٹس ایپ کی پرائیویسی سے متعلق ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ واٹس ایپ کی جانب سے صارفین کی نجی چیٹس کے تحفظ سے متعلق کیے گئے وعدے درست نہیں ہیں۔ مقدمے میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ میٹا اور واٹس ایپ صارفین کی ذاتی گفتگو کو محفوظ رکھتے ہیں، اس کا تجزیہ کرتے ہیں اور مخصوص حالات میں ان

پیغامات تک رسائی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ مقدمہ امریکہ کی سان فرانسسکو کی ضلعی عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ میٹا اور اس کے اعلیٰ عہدیداروں نے دنیا بھر میں واٹس ایپ استعمال کرنے والے اربوں صارفین کو گمراہ کیا ہے۔ ان کا مؤقف ہے کہ کمپنی نے اینڈ ٹو اینڈ انکرپشن کے دعوؤں کے ذریعے صارفین کو یہ یقین دلایا کہ ان کی چیٹس مکمل طور پر محفوظ ہیں، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس مقدمے میں آسٹریلیا، برازیل، ہندوستان، میکسیکو اور جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ درخواست گزار چاہتے ہیں کہ عدالت اس معاملے کو کلاس ایکشن مقدمے کے طور پر قبول کرے تاکہ تمام متاثرہ صارفین کی نمائندگی ایک ہی کیس کے تحت کی جا سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر مقدمہ منظور ہوتا ہے تو اس سے واٹس ایپ کی پرائیویسی پالیسیوں کا از سر نو جائزہ لینے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ مقدمے میں یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ میٹا صارفین کی چیٹس کا مکمل ڈیٹا اپنے پاس رکھتی ہے اور کمپنی کے بعض ملازمین کو ان پیغامات تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق یہ عمل صارفین کے اعتماد کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ دوسری جانب میٹا نے ان تمام الزامات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ مقدمہ بے بنیاد اور من گھڑت دعوؤں پر مبنی ہے اور میٹا اس کے خلاف قانونی راستہ اختیار کرے گی۔ میٹا کے ایک ترجمان نے واضح کیا کہ یہ کہنا کہ واٹس ایپ کے پیغامات محفوظ نہیں ہیں، سراسر غلط اور بے معنی ہے۔ ان کے مطابق واٹس ایپ میں گزشتہ دس برسوں سے اینڈ ٹو اینڈ انکرپشن موجود ہے، جو سگنل پروٹوکول پر مبنی ہے، اور اس نظام کے تحت پیغام صرف بھیجنے والا اور وصول کرنے والا ہی پڑھ سکتا ہے۔ واضح رہے کہ واٹس ایپ کی بنیاد 2009 میں امریکہ میں جان کوم اور برائن ایکٹن نے رکھی تھی، جسے بعد ازاں 2014 میں فیس بک، جو اب میٹا کہلاتی ہے، نے 19 ارب ڈالر میں خرید لیا تھا۔ واٹس ایپ آج دنیا کا سب سے مقبول موبائل میسجنگ ایپ مانا جاتا ہے، جس کے ماہانہ فعال صارفین کی تعداد تین ارب سے تجاوز کر چکی ہے۔

دہلی: آج کو قیدیوں کو دی جائے گی خصوصی معافی
طے شدہ شرائط پر رہائی کا اعلان

نئی دہلی: (ایجنسیز) یوم جمہوریہ کے موقع پر دہلی حکومت نے اہل قیدیوں کو خصوصی سرکاری معافی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ دہلی کے وزیر داخلہ آشیش سود نے اس حوالے سے بتایا کہ یہ معافی ان سزا یافتہ قیدیوں پر نافذ ہوگی، جنہیں دہلی کی فوجداری عدالتوں کے ذریعہ سزا سنائی گئی ہے۔ دہلی کی سنٹرل جیلوں یا دہلی سے باہر کی جیلوں میں سزا کاٹ رہے قیدیوں کو 26 جنوری کو چھوڑا جائے گا، بشرطیکہ وہ مقررہ شرائط کو پورا کرتے ہوں۔ آشیش سود کا کہنا ہے کہ 65 سال سے زائد عمر کے قیدیوں کے لیے معافی کی حد اس طرح کی مقرر کی گئی ہے۔ 10 سال سے زائد کی سزا والے قیدیوں کو 90 روز، 5 سال سے زائد اور 10 سال تک کی سزا والے قیدیوں کو 60 روز، ایک سال سے زائد اور 5 سال تک کی سزا والے قیدیوں کو 30 روز اور ایک سال تک کی سزا والے قیدیوں کو 20 روز کی معافی دی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دیگر تمام قیدیوں کے لیے معافی کی حد مختلف ہوگی، جس میں 10 سال سے زائد کی سزا پر 60 روز، 5 سال سے زائد اور 10 سال تک کی سزا پر 45 روز، ایک سال سے زائد اور 5 سال تک کی سزا پر 30 روز اور ایک سال تک کی سزا پر 15 روز کی چھوٹ دی جائے گی۔ دہلی کے وزیر داخلہ نے واضح کیا کہ یہ خصوصی معافی دہلی جیل کے قوانین 2018 کے تحت پہلے سے ملنے والی معافی کے علاوہ ہوگی۔ جو سزا یافتہ قیدی 26 جنوری کو پیرول یا فرلو پر ہوں گے وہ بھی اس معافی کے اہل ہوں گے، بشرطیکہ اس مدت کے دوران اس کے خلاف غلط طرز عمل کا کوئی معاملہ درج نہ ہوا ہو۔ یہ فائدہ صرف انہی قیدیوں کو دیا جائے گا، جنہیں گزشتہ ایک سال یعنی 26 جنوری 2025 سے 25 جنوری 2026 کے دوران جیل کے کسی بھی جرم کے لیے سزا نہ دی گئی ہے۔ وزیر نے مزید بتایا کہ کچھ زمروں کے قیدی اس خصوصی معافی کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان میں وہ قیدی شامل ہیں جنہیں سزائے موت دی گئی ہو یا جن کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کیا گیا ہو، نظر بند افراد، سول قیدی یا سرکاری واجبات کی عدم ادائیگی کے جرم میں بند قیدی، این ڈی پی ایس ایکٹ، پاکسو ایکٹ، سرکاری راز داری ایکٹ یا جاسوسی سے متعلق جرائم میں سزا یافتہ قیدی، کورٹ مارشل کے ذریعے سزا یافتہ، توہین عدالت کے مجرم یا بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کے تحت خواتین کے خلاف جرائم میں سزا یافتہ قیدی اور ایکٹ برائے دستاویزات مبادلہ اور دیگر مخصوص سول جرائم میں سزا یافتہ قیدی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وزارت داخلہ کی جانب سے نوٹیفائیڈ استثنائی زمروں میں آنے والے معاملات بھی اس معافی کے دائرے سے باہر ہوں گے، جن میں آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست-1 میں درج موضوعات سے متعلق جرائم شامل ہیں۔ وزیر داخلہ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ دہلی حکومت اصلاحی انصاف کے اصولوں پر کاربند ہے، ساتھ ہی عوامی تحفظ اور آئینی و قانونی دفعات کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے بھی پرعزم ہے۔

شدید برف باری کی زد میں ملک کی پہاڑی ریاستیں
سینکڑوں سڑکیں بند، انتظامیہ حالات کو معمول پر لانے میں مصروف

سری نگر: (ایجنسیز) ملک کی پہاڑی ریاستوں میں ان دنوں جم کر برف باری ہو رہی ہے۔ برف باری کی وجہ سے بڑی تعداد میں ہر جگہ سیاح موجود ہیں۔ کئی جگہوں پر ہوٹل بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی طویل جام نے لوگوں کا براحال کر دیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق برف باری کا سلسلہ مزید جاری رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آنے والے دنوں کے لیے محتاط رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تقریباً 3 ماہ کی خشک سالی کے بعد یہ سیزن کی پہلی برف باری ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں اچانک ہوئی برف باری اور بارش کی وجہ سے شمالی ہندوستان میں سردی اچانک بڑھ گئی ہے۔ ہماچل پردیش میں برف باری کی وجہ سے 2 قومی شاہراہوں سمیت 680 سے زائد سڑکیں بند ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ 292 اسپیتی کی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ چمبا میں 132، منڈی میں 126، گلو میں 79، سرمور میں 29، کنور میں 20، کانگڑا میں 4، اونا میں 2 اور سولن کی ایک سڑک شامل ہیں۔ انتظامیہ کی کوشش سے کچھ شاہروں کو کھول دیا گیا ہے، لیکن تمام شاہراہوں کو مکمل طور سے بحال کرنے میں مزید وقت لگ سکتا ہے۔ منالی میں برف باری کی وجہ سے سڑکیں برف سے ڈھک گئی ہیں، جس کی وجہ سے ٹریفک جام ہو گیا ہے، انتظامیہ ٹریفک کو بحال کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ سیاحوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ غیر ضروری سفر سے بچیں اور مقامی انتظامیہ کے ذریعہ جاری ہدایات پر عمل کریں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ہفتہ کو 8 گھنٹہ سے بھی زیادہ تک لوگ جام میں ہی پھنسے رہے۔ شملہ سے 10 کلومیٹر ڈھلی سے آگے ٹریفک روک دیا گیا تھا، کیونکہ ہندوستان-تبت روڈ کا ایک بڑا حصہ برف کی موٹی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ دوسری جانب کشمیر میں بھی برف باری کے بعد قومی شاہراہ کو بند کر دیا گیا ہے۔ جموں-سری نگر قومی شاہراہ (این ایچ 44) مسلسل دوسرے روز بھی تمام گاڑیوں کے لیے بند رہا، کیونکہ مرمت کا کام جاری ہے۔ سینکڑوں گاڑیاں اودھم پور کے جکھانی میں پھنسی ہوئی ہیں، ٹریفک پولیس نے لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ہر طرح کی آمد و رفت روک دی ہے۔ گلمرگ اور بانی جیسی جگہوں پر برف کی موٹی چادر جمع ہو چکی ہے۔ یہاں بھی بڑی تعداد میں سیاح پہنچے ہوئے ہیں۔ گلمرگ میں درجہ حرارت منفی 12 اور سری نگر میں منفی 4.1 ڈگری درج کیا گیا۔ کئی سیاح اس برف باری کی وجہ سے پھنسے ہوئے ہیں۔ فوج اور انتظامیہ نے پھنسے ہوئے مسافروں کو بحفاظت نکال کر طعام و قیام کا انتظام کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہیں باہر نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اتراکھنڈ میں بھی اس سیزن کی پہلی برف باری سے سیاحتی سرگرمیوں اور مقامی کاروبار کو کافی فروغ مل رہا ہے۔ مسوری سمیت برف سے ڈھکے اونچے علاقوں میں آنے والے سیاحوں کی تعداد بڑھ گئی ہے، ہوٹل مکمل طور پر بک ہیں اور ٹور آپریٹرز کا کاروبار بھی بہت اچھا چل رہا ہے۔ برف باری کے بعد مقامی دکاندار کافی خوش نظر آرہے ہیں۔

'ڈاکٹر' لکھنے کا حق صرف میڈیکل پروفیشنلز تک محدود نہیں: کیرالہ ہائی کورٹ

ترونت پورم: (ایجنسیز) ملک میں کئی طرح کے ڈاکٹر موجود ہیں، جو اپنے نام کے آگے 'ڈاکٹر' کا سابقہ (پریفکس) استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے علاوہ بھی کئی طرح کے لوگ جو کسی خاص شعبہ میں مہارت رکھتے ہیں، وہ بھی اپنے نام کے آگے 'ڈاکٹر' کے سابقہ کا استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سابقہ کے استعمال پر طبی ماہرین (میڈیکل پروفیشنلز) کی جانب سے اعتراض درج کرایا گیا تھا۔ اسی سلسلے میں کیرالہ ہائی کورٹ میں عرضی بھی داخل کی گئی تھی۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے سابقہ کے طور پر 'ڈاکٹر' کے استعمال کے متعلق معاملہ پر سماعت کی اور عرضی کو خارج کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ 'ڈاکٹر' لفظ کا استعمال شروع میں ایسے شخص کے لیے کیا جاتا تھا، جس نے علم کی اعلیٰ ترین سطح حاصل کر لی ہو اور جسے دینیات، قانون اور فلسفہ جیسے شعبوں میں پڑھانے کا لائسنس ملا ہو۔ اس لیے اس پر صرف میڈیکل پروفیشنلز دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔ عدالت کا کہنا ہے کہ لفظ 'ڈاکٹر' کا اصل مطلب ایک ایسا پڑھا لکھا شخص جو پڑھانے کا اہل ہو، لیکن آہستہ آہستہ میڈیکل سائنس میں ترقی کے ساتھ یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور میڈیسن میں ڈگری والے لوگوں کو 'ڈاکٹر' کہا جانے لگا۔ عدالت نے مزید کہا کہ اس لیے یہ دعویٰ کہ 'ڈاکٹر' کا لقب خاص طور سے میڈیکل پروفیشنلز کا ہے، ایک غلط فہمی ہے کیونکہ اب بھی قدیم زمانے کی طرح پی ایچ ڈی جیسی اعلیٰ تعلیمی قابلیت رکھنے والے لوگ 'ڈاکٹر' کا لقب استعمال کرنے کے حقدار ہیں۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ این ایم سی ایکٹ میں اہل میڈیکل پروفیشنلز کو ڈاکٹر کا لقب دینے کا کوئی التزام نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ کیرالہ اسٹیٹ میڈیکل پریکٹیشنرز ایکٹ کی دفعہ 40 میں استعمال کیے گئے لفظ 'لقب' کو قانونی طور پر اہل میڈیکل پروفیشنلز کو اپنے نام کے آگے 'ڈاکٹر' لگانے کا حقدار نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ ایسے التزامات کی عدم موجودگی میں عرضی گزار (ڈاکٹر) 'ڈاکٹر' کے سابقہ کا استعمال کرنے کے خصوصی حق کا دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ کچھ میڈیکل پروفیشنلز کے کہنے پر مرکزی حکومت کی پالیسی میں چھیڑ چھاڑ کرنا غلط ہوگا۔

بکرو واقعہ پھر سرخیوں میں، 5 سال بعد سامنے آئی
وکاس دوبے کی بیوی نے کیا سنسنی خیز انکشاف

اتر پردیش کے کانپور میں بدنام زمانہ بکرو واقعہ میں شامل وکاس دوبے کی بیوی ریچا دوبے 5 سال بعد آج اچانک میڈیا کے سامنے نمودار ہوئیں جس میں انہوں نے خوشی دوبے پر خاندان کو بدنام کرنے کا الزام لگایا۔ ریچا نے الزام لگایا کہ وکاس ہی خوشی کو بچا کر لائے تھے اور وہ وکاس پر ہی غلط الزام لگا رہی ہے۔ یہی نہیں انہوں نے خوشی کے 'دوبے' ہونے پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ اس کی 3 شادیاں ہوئی ہیں۔ ریچا دوبے نے وکاس دوبے پر بن رہی فلم پر پابندی لگانے کے لیے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کہانی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ خاندان کو ابھی بھی ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ریچا کے سامنے آنے کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر سرخیوں میں آ گیا ہے۔ کانپور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ریچا دوبے نے خوشی دوبے پر الزامات کی بوچھاڑ کر دی۔ انہوں نے کہا کہ خوشی دوبے ان کے متوفی شوہر وکاس دوبے اور ان کے خاندان کو بدنام کر رہی ہے۔ اسی لیے میں میڈیا کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کے لئے سامنے آئی ہوں۔ ریچا دوبے نے کہا کہ خوشی اپنے آپ کو خوشی دوبے کہتی ہے لیکن وہ یا تو خوشی تیواری ہے یا خوشی ٹھاکر۔ کیونکہ اس کی 3 شادیاں ہوئی تھیں۔ خوشی کے پہلے شوہر کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے لیکن دوسرا شوہر اتل ٹھاکر تھا اور تیسری شادی امر تیواری کے ساتھ ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ خوشی جو الزام لگا رہی ہے کہ وکاس اسے اُٹھا کر لائے تھے، وہ سراسر غلط ہے۔

چیف جسٹس آف انڈیا کے ممبئی دورے کے دوران
ایئرپورٹ پر شندے کی موجودگی، سنجے راؤت کا سوال

ممبئی میں ہندوستان کے چیف جسٹس سوریہ کانت کے حالیہ دورے نے مہاراشٹر کی سیاست میں ایک نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان سنجے راؤت نے اس دورے کے دوران اختیار کیے گئے سرکاری طریقۂ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی کو نامناسب قرار دیا ہے۔ ان کے اس بیان کے بعد ریاست کے سیاسی حلقوں میں خاصی گہما گہمی دیکھی جا رہی ہے۔ سنجے راؤت نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ چیف جسٹس دو دن قبل ممبئی پہنچے تھے اور سرکاری پروٹوکول کے مطابق ان کے استقبال کے لیے ریاست کے چیف سکریٹری اور پروٹوکول سکریٹری کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ ان کے مطابق عام طور پر یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور قانونی طور پر بھی اسی کی اجازت ہے۔ راؤت کا کہنا تھا کہ اس طے شدہ ضابطے کے باوجود ایئرپورٹ پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی کئی سوالات کو جنم دیتی ہے، کیونکہ اس کی کوئی واضح ضرورت یا جواز سامنے نہیں آتا۔ سنجے راؤت نے اپنے بیان میں یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا اور اُدھو ٹھاکرے کی شیوسینا کے درمیان اصل پارٹی کے حق سے متعلق قانونی تنازعہ چیف جسٹس کی بنچ کے سامنے زیر التوا ہے۔ یہ معاملہ گزشتہ 3 برسوں سے فیصلے کا منتظر ہے۔ راؤت کے مطابق اس مقدمے میں ایکناتھ شندے خود ایک فریق ہیں، اس لیے ایسے حالات میں ان کا کسی جج کے استقبال کے لیے موجود ہونا مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ عدالتی عمل کی غیر جانب داری ایک نہایت حساس اور بنیادی اصول ہے۔ اگر کسی زیر التوا مقدمے کا ایک فریق اس جج کا استقبال کرے جس کے سامنے اسی سے متعلق فیصلہ ہونا ہو تو عوام کے ذہن میں شکوک و شبہات پیدا ہونا فطری بات ہے۔ راؤت نے صاف لفظوں میں کہا کہ کسی بھی صورت میں یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ ایک فریق عدالتی منصب پر فائز شخصیت کے استقبال کا کردار ادا کرے۔ سنجے راؤت نے شیوسینا تنازع کے فیصلے میں تاخیر پر بھی ناراضگی کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ تین سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود فیصلہ نہ آنا اور اس دوران اس طرح کے واقعات سامنے آنا عوامی اعتماد کو متاثر کر سکتا ہے۔ ان کے مطابق اس پورے معاملے کو محض سیاسی زاویے سے نہیں بلکہ آئینی شائستگی اور عدالتی اقدار کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ راؤت کے بیان کے بعد مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اسے عدالتی وقار اور آئینی حدود سے جوڑ کر دیکھ رہی ہیں، جبکہ حکمراں اتحاد کی جانب سے تاحال اس معاملے پر کوئی باضابطہ ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

پٹنہ کے گرلس ہاسٹل میں نیٹ طالبہ کی عصمت دری
اور موت معاملے میں 2 سینئر پولیس افسر معطل

پٹنہ: بہار کی راجدھانی پٹنہ کے شمبھو گرلس ہاسٹل میں نیٹ یعنی قومی اہلیتی داخلہ ٹیسٹ (این ای ای ٹی) کی تیاری کر رہی طالبہ کے مبینہ عصمت دری اور اس کے بعد قتل کے معاملے میں بہار پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ ایف ایس ایل (فارنسک سائنس لیباریٹری) رپورٹ کے جاری ہونے کے بعد پٹنہ پولیس نے لاپرواہی کے الزام میں 2 سینئر پولیس افسران کو فوری اثر سے معطل کر دیا ہے۔ تازہ کارروائی کی زد میں آئے افسران میں کدم کنواں پولیس اسٹیشن کے ایڈیشنل تھانہ انچارج ہیمنت جھا اور چترگپت نگر پولیس اسٹیشن کی ایس ایچ او روشنی کماری شامل ہیں۔ دونوں پر الزام ہے کہ اطلاع ملنے کے باوجود انہوں نے بروقت اور مناسب کارروائی نہیں کی جس کی وجہ سے ابتدائی تفتیش میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ 'اے بی پی نیوز' پولیس کی رپورٹ کے مطابق معلومات حاصل کرنے اور بروقت کارروائی کرنے میں ناکامی سامنے آئی ہے۔ اسی وجہ سے معاملے کی ابتدائی سمت واضح نہیں ہو پائی اور جانچ میں تاخیر ہوئی۔ ایف ایس ایل کی رپورٹ جاری ہونے کے بعد حقائق کا جائزہ لیا گیا تو ذمہ دار افسران کے کردار پر سوال کھڑے ہو گئے۔ واضح رہے کہ یہ معاملہ پٹنہ کے شمبھو گرلس ہاسٹل سے متعلق ہے۔ یہاں نیٹ کی تیاری کرنے والی ایک طالبہ کی مبینہ طور پر عصمت دری کی گئی اور بعد میں اس کی موت ہو گئی۔ ابتدائی مرحلے میں پولیس نے معاملے کو مشتبہ قرار دیا جس سے اہل خانہ اور طلباء میں غم و غصہ پھیل گیا۔ واقعے کے بعد اہل خانہ اور طلباء نے پولیس پر پردہ پوشی کا الزام لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر بروقت کارروائی کی جاتی تو حقیقت جلد سامنے آ سکتی تھی۔ احتجاج اور بڑھتے ہوئے دباؤ کے بعد سینئر حکام نے پورے معاملے کا دوبارہ جائزہ لیا۔ واردات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پٹنہ پولیس نے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے جو اب ہر پہلو کی تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قصورواروں کو بخشا نہیں جائے گا اور تحقیقات کو غیر جانبداری اور تیزی سے مکمل کیا جائے گا۔ وہیں معطلی کی کارروائی کو جوابدہی طے کرنے کی سمت میں اہم قدم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

سماجی کارکن میدھا پاٹکر کو ہتک عزت معاملہ میں
بڑی راحت، ساکیت کورٹ نے کیا بری

نئی دہلی: (ایجنسیز) دہلی کی ساکیت عدالت نے سماجی کارکن میدھا پاٹکر کو مجرمانہ ہتک عزت معاملہ میں بڑی راحت دیتے ہوئے بری کر دیا۔ یہ معاملہ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی جانب سے دائر کیا گیا تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں واضح طور پر کہا ہے کہ استغاثہ الزامات ثابت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ معاملہ کی سماعت کرتے ہوئے ساکیت کورٹ کے جوڈیشل مجسٹریٹ راگھو شرما نے کہا کہ ''استغاثہ یہ ثابت نہیں کر سکا کہ 2006 میں ایک ٹیلی ویژن پروگرام کے دوران میدھا پاٹکر نے مبینہ طور پر ہتک آمیز بیانات دیے تھے۔'' عدالت کے مطابق شکایت کنندہ کی جانب سے قانونی طور پر کوئی مستند اور ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا گیا، جس سے الزامات کی تصدیق ہو سکے۔ یہ مجرمانہ ہتک عزت کی شکایت وی کے سکسینہ نے اس وقت درج کرائی تھی، جب وہ 'نیشنل کونسل فار سول لبرٹیز' کے صدر تھے۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ میدھا پاٹکر نے ایک ٹی وی پروگرام کے دوران ان کے خلاف ہتک آمیز تبصرہ کیا تھا۔ یہ بھی الزام تھا کہ میدھا پاٹکر نے دعویٰ کیا تھا کہ وی کے سکسینہ اور ان کے این جی او کو سردار سرور پروجیکٹ سے متعلق سول کنٹریکٹ ملے تھے۔ حالانکہ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ریکارڈ پر موجود مواد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ میدھا پاٹکر مذکورہ ٹیلی ویژن پروگرام میں بطور پینلسٹ شامل ہی نہیں تھیں۔ عدالت کے مطابق پروگرام کے ٹیلی کاسٹ کے دوران صرف ان کا ایک چھوٹا سا پری-ریکارڈ ویڈیو کلپ چلایا گیا تھا، جس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ انہوں نے اسٹیج سے یا لائیو پروگرام میں کوئی متنازعہ بیان دیا ہو۔ واضح رہے کہ ہتک عزت کا یہ معاملہ تقریباً 20 سال پرانا ہے، جب ونے کمار سکسینہ ایک سماجی تنظیم 'نیشنل کونسل فار سول لبرٹیز' کے سربراہ تھے۔ اس دوران میدھا پاٹکر نے ان پر کئی الزام عائد کیے تھے۔ اس کے جواب میں وی کے سکسینہ نے 2006 میں میدھا پاٹکر کے خلاف 2 ہتک عزت کے مقدمے درج کرائے تھے۔ ایک مقدمہ ٹیلی ویژن انٹرویو میں کیے گئے تبصروں کے حوالے سے تھا، جبکہ دوسرا پریس بیان سے متعلق تھا۔

ماحولیاتی فنڈ کے 55 فیصد کا عدم استعمال، بی جے پی کی
ریکھا گپتا حکومت کی آلودگی کے تئیں بے حسی ظاہر: دیویندر یادو

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے کہا ہے کہ آلودگی سے نمٹنے کے لیے ماحولیاتی معاوضہ چارج فنڈ کا 55 فیصد، یعنی 8.971 کروڑ روپے، استعمال نہ کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بی جے پی کی ریکھا گپتا حکومت دم گھونٹتی آلودگی کے معاملے میں دہلی والوں کی صحت کے تئیں سنجیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 11 ماہ کے دوران آلودگی پر قابو پانے کے معاملے میں دہلی حکومت نے جس طرح بہانے بازی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت عملی طور پر کچھ کرنا ہی نہیں چاہتی۔ دیویندر یادو نے کہا کہ 4 دسمبر 2025 تک دہلی حکومت نے آلودگی سے لڑنے کے لیے حاصل ہونے والے ماحولیاتی معاوضہ چارج فنڈ کا بڑا حصہ خرچ نہیں کیا، حالانکہ اس مد میں کل 2.1753 کروڑ روپے جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ فنڈ سپریم کورٹ کے حکم کے تحت دہلی کی سرحدوں پر تجارتی گاڑیوں سے وصول کیا جاتا ہے، تاکہ آلودگی پر قابو پایا جا سکے۔ ان کے مطابق حکومت کی عدم حساسیت کے باعث اتنی بڑی رقم غیر استعمال شدہ پڑی رہی، جسے براہ راست آلودگی کنٹرول پر خرچ کیا جانا تھا۔ کانگریس صدر نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے اس بیان پر بھی سوال اٹھایا کہ آلودگی قدرتی طور پر ہوتی ہے اور حکومت اس میں کیا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب موجودہ فنڈ بھی حکومت خرچ نہیں کر پا رہی تو آلودگی کے تئیں اس کی نیت صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فضائی معیار نظم و نسق کمیشن نے سپریم کورٹ سے سفارش کی ہے کہ ماحولیاتی معاوضہ چارج اور بلدیاتی ٹول ٹیکس کی شرحوں پر نظر ثانی کی جائے، کیونکہ کئی تجارتی گاڑیاں کم فاصلہ اور ایندھن کی بچت کے لیے دہلی سے گزر کر دوسرے ریاستوں میں جانا پسند کرتی ہیں، جبکہ مشرقی اور مغربی پریفیرل ایکسپریس وے پر زیادہ ٹول دینا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے ٹول اور معاوضہ چارج کی شرحوں کا از سر نو تعین ضروری ہے، تاکہ دہلی کو زیادہ فنڈ حاصل ہو اور اسے آلودگی کی روک تھام پر خرچ کیا جا سکے۔ دیویندر یادو نے کہا کہ 103 دن بعد دہلی کا فضائی معیار اشاریہ 200 سے نیچے آیا ہے، مگر اس میں دہلی حکومت کی کوئی کوشش شامل نہیں ہے۔ ان کے مطابق دہلی اور این سی آر میں بارش کے باعث ایک دن کے لیے ہوا کچھ حد تک صاف ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ فروری 2025 سے اب تک بی جے پی حکومت نے آلودگی کنٹرول کے نام پر کھوکھلی بیان بازی، بے بنیاد دعوے اور فضائی معیار کے اعداد و شمار کو چھپانے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ آلودگی کنٹرول کے لیے مختص 1885 کروڑ روپے کے بجٹ میں یمنا کی صفائی اور ایک ہزار کروڑ روپے کی الیکٹرک گاڑیوں کی خریداری بھی شامل تھی، مگر پورے سال الیکٹرک بسیں سڑکوں پر لانے کے بجائے چھوٹی ڈیزل بسیں چلائی جاتی رہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر الیکٹرک بسیں ماحولیات کے بجٹ میں شامل ہیں تو ڈی ٹی سی کے بجٹ کو پھر کس مد میں استعمال کیا جا رہا ہے۔

اپنے آقا کے اشارے پر کام کر
رہا ہے الیکشن کمیشن: ممتا بنرجی

نئی دہلی: مغربی بنگال میں رواں سال اسمبلی انتخاب ہونے والا ہے، جس کو لے کر تمام سیاسی پارٹیاں تیاریوں میں مصروف ہو گئی ہیں۔ حالانکہ انتخاب سے قبل ہی صوبہ کی سیاست گرما گئی ہے۔ بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی ایس آئی آر کو لے کر مسلسل بی جے پی اور الیکشن کمیشن پر حملہ آور ہے۔ اس درمیان انہوں نے ایک بار پھر سے کمیشن پر شدید حملہ کیا ہے اور بی جے پی کے اشارے پر کام کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے یوم رائے دہندگان (ووٹر ڈے) منانے پر الیکشن کمیشن کو گھیرا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اتوار (25 جنوری) کو الیکشن کمیشن کے ذریعہ نیشنل ووٹر ڈے کی تقریب کو 'افسوسناک تماشہ' قرار دیتے ہوئے اس پر بی جے پی کے اشارے پر اپوزیشن کو کچلنے اور ملک کی جمہوریت کی بنیادوں کو تباہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن اپنے آقا کی آواز بن کر لوگوں کے ووٹنگ کے حقوق کو چھیننے میں مصروف ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''بی جے پی جو ان کا آقا ہے، کے اشارے پر وہ اپوزیشن کو کچلنے اور ہندوستانی جمہوریت کی بنیادوں کو برباد کرنے میں مصروف ہیں اور پھر بھی ان میں یوم رائے دہندگان منانے کی ہمت ہے۔''

نوئیڈا حادثہ: 'بھگوان بھروسے چھوڑ دیا گیا میرا بیٹا'،
انجینئر یوراج مہتا کی تعزیتی نشست میں چھلکا والد کا درد

نوائیڈا: 27 سال کے سافٹ ویئر انجینئر یوراج مہتا کے سامنے پورا مستقبل پڑا تھا، کیریئر، خواب اور خاندان کی امیدیں سب کچھ ایک ہی لمحے میں ختم ہو گیا۔ اب ان کے والد راجکمار مہتا کے لیے سب سے بڑی حقیقت یہی ہے کہ کوئی بھی سزا ان کے بیٹے کو واپس نہیں لا سکتی، لیکن ذمہ داروں پر کارروائی سے کسی اور کے گھر میں ایسا ماتم ضرور روکا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ دردناک حادثہ 17 جنوری کی صبح نوئیڈا اسکیٹر-150 میں ہوا۔ گھنے کہرے کے درمیان یوراج کی ایس یو وی سڑک سے پھسل کر ایک ایسے گڑھے میں جا گری جو پانی سے بھرا تھا اور جہاں کوئی بیریکیڈ یا انتباہی نشان موجود نہیں تھا۔ حادثے نے سب سے زیادہ جھنجھوڑ کر رکھ دینے والا منظر یوراج کے والد کے لیے چھوڑ دیا۔ راجکمار مہتا نے اپنے بیٹے کو پانی سے بھرے گڑھے میں باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا۔ یوراج نے تقریباً 2 گھنٹے تک زندگی کی جنگ لڑی۔ یہ وقت کسی بھی بچاؤ مہم کے لیے کافی تھا، لیکن مدد وقت پر نہیں پہنچی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے راجکمار مہتا نے کہا کہ ان کے بیٹے نے پوری ہمت دکھائی۔ حادثے کے بعد بھی اس نے سخت جدوجہد کی اور انتظامیہ کو کارروائی کا وقت دیا، لیکن ریسکیو ٹیم کی شدید لاپرواہی نے اس کی جان لے لی۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر وقت پر صحیح قدم اٹھائے جاتے، تو یوراج آج زندہ ہوتا۔ یہ صرف ایک حادثہ نہیں ہے کہ بلکہ لاپرواہ سسٹم کا نتیجہ ہے۔ غمزدہ باپ نے میڈیا و عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یوراج کی موت کے بعد وہ مکمل طور سے ٹوٹ چکے تھے، لیکن میڈیا کی آواز اور لوگوں کی حمایت نے انہیں انصاف کی لڑائی لڑنے کی طاقت دی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد بدلا نہیں ہے بلکہ جوابدہی طے کرنا ہے، تاکہ مستقبل میں کسی اور خاندان کو یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ متوفی یوراج کے والد راجکمار مہتا کا کہنا ہے کہ یوراج کے لیے انہیں کبھی مکمل انصاف نہیں مل سکتا، کیونکہ بیٹا لوٹ کر نہیں آئے گا۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ اس حادثے کے لیے ذمہ دار ہر شخص کو سزا ملے اور کسی بھی قصوروار کو بخشا نہ جائے۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر اس معاملے میں سخت کارروائی ہوتی ہے تو مستقبل میں کسی اور یوراج کو ایسے سانحہ کا سامنہ نہیں کرنا پڑے گا۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں نوئیڈا اتھارٹی کے سی ای او کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ایک جونیئر انجینئر کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پورے معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔ حادثے کے بعد 3 بلڈروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ریئل اسٹیٹ ڈویلپرز ایم زیڈ وز ٹاؤن اور لوٹن گرینس کے خلاف بھی تحقیقات چل رہی ہے۔ معاملہ میں قتل اور ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی جیسے سنگین الزامات شامل کیے گئے ہیں۔

ورق تازہ کو تعطیل

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آج یوم جمہوریہ کا تہوار منایا جا رہا ہے اسلئے دفتر ورق تازہ "کو تعطیل رہے گی۔ اس لئے 27 جنوری 26 کو اخبار کی اشاعت عمل میں نہیں آئے گی۔ قارئین و مشتہرین حضرات اس بات کا نوٹ لیں:
سرکولیشن مینیجر

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

'کل کو ٹرمپ تنازعِ کشمیر کو بھی بورڈ میں لاسکتے ہیں'

غزہ بورڈ آف پیس میں شمولیت کی دعوت اور انڈیا کی 'اُلجھن'

راجنیش کمار

امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ میں تعمیر نو سے متعلق بورڈ آف پیس میں شمولیت کے لیے انڈیا کو بھی دعوت دی ہے۔ تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہوسکا کہ انڈیا اس دعوت کو قبول کرے گا یا نہیں۔ صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اس بورڈ کا مقصد غزہ میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کو مستقل بنانا اور فلسطینی علاقے میں ایک عبوری حکومت کی نگرانی کرنا ہے۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی ان کئی عالمی رہنماؤں میں شامل تھے جنھیں ٹرمپ نے بورڈ میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ تاہم جمعرات کو جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 'بورڈ آف پیس' کا باضابطہ آغاز کیا تو انڈیا ان ممالک میں شامل تھا جو تقریب میں موجود نہیں تھے۔ جن ممالک نے ٹرمپ کی دعوت قبول کی ان میں پاکستان، ترکی، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات بھی شامل ہیں۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ 59 ممالک نے بورڈ میں شامل ہونے کے لیے دستخط کیے ہیں لیکن ڈیوس میں ورلڈ اکنامک فورم کے دوران منعقد ہونے والی اس تقریب میں صرف 19 ممالک کے نمائندے ہی موجود تھے۔ صدر ٹرمپ نے گروپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ 'آپ دُنیا کے سب سے طاقتور لوگ ہیں۔ اس میں آذربائیجان سے لے کر پیراگوئے اور ہنگری تک کے ممالک شامل ہیں۔' 'یہ صرف امریکہ کے لیے نہیں، بلکہ پوری دُنیا کے لیے ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اسے دوسری جگہوں پر پھیلا سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے غزہ میں کامیابی سے کیا۔' 'بورڈ آف پیس' میں شامل ہونے پر انڈیا کے غیر فیصلہ کن ہونے کے بارے میں بحث جاری ہے۔ کچھ ماہرین اس میں شامل ہونے کی وکالت کر رہے ہیں جبکہ بہت سے لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اقوامِ متحدہ میں انڈیا کے سابق سفیر سید اکبرالدین نے 23 جنوری کو 'ٹائمز آف انڈیا' میں لکھا کہ انڈیا کو اس بورڈ میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اکبرالدین کے مطابق ٹرمپ کا بورڈ آف پیس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2803 سے متصادم ہے، جو گذشتہ برس نومبر میں منظور کی گئی تھی۔ اُن کے بقول اس قرارداد نے ایک بورڈ کو غزہ کی عبوری انتظامیہ کی نگرانی کا اختیار دیا تھا۔ اکبرالدین نے لکھا کہ سلامتی کونسل کی قرارداد نے تعین کیا ہے کہ اس بورڈ کی میعاد 31 دسمبر 2027 تک ہے اور اسے ہر چھ ماہ بعد سکیورٹی کونسل کو رپورٹ کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا ہے تاکہ یہ عارضی بندوبست ایک مستقل عالمی ماڈل میں تبدیل نہ ہوجائے۔

اکبرالدین کہتے ہیں کہ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی۔ اسے غزہ کے باہر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ بورڈ آف پیس صدر ٹرمپ پر بہت زیادہ انحصار کر رہا ہے۔ اس کے قیام کے اخراجات، تنخواہیں کی فراہمی اور مستقل رُکنیت، یہ شراکت سے بڑھ کر معاملات ہیں۔ اکبرالدین کا کہنا تھا کہ 'یہ ایک عوامی بین الاقوامی ادارے سے زیادہ نجی کلب کی طرح بن سکتا ہے۔ اس سے ٹرمپ کی صدارت کو مزید تقویت ملتی ہے۔' اُن کا کہنا تھا کہ اقوامِ متحدہ کے بعض عہدے دار بھی یہ اشارہ دے رہے ہیں کہ یہ فریم ورک دوسرے تنازعات والے علاقوں پر بھی لاگو کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے بہت سے لوگ اقوامِ متحدہ کے متبادل کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ اکبرالدین کے بقول ٹرمپ کا تفصیلی بیان بورڈ کے امن قائم کرنے کے کردار کے بارے میں بڑھتے ہوئے شکوک وشبہات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اقوامِ متحدہ میں انڈیا کے سابق مستقل مندوب ٹی ایس ترمورتی کا خیال ہے کہ انڈیا کو بھی اس بورڈ میں شامل ہونا چاہیے۔ سید اکبرالدین سے اختلاف کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ یہ بورڈ اقوامِ متحدہ چیلنج نہیں کر رہا، کیونکہ اس کی نمائندگی محدود ہے۔ لیکن یہ جی 20 کے متوازی ضرور قرار دیا جاسکتا ہے، جس کے ارکان کی تعداد کم ہے۔ ترمورتی کہتے ہیں کہ انڈیا کی شرکت گلوبل ساؤتھ کے خدشات کو کمزور کرنے کے بجائے مضبوط کرے گی۔ جرمن نشریاتی ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ 'کسی بھی پلیٹ فارم پر انڈیا کی موجودگی ہمیشہ ہی دانشمندی اور عملیت پسندی کی آواز رہی ہے۔' 'اپنے مفادات کی وکالت کے ساتھ ساتھ، انڈیا نے عمومی طور پر گلوبل ساؤتھ کے خدشات کو بھی اٹھایا ہے۔ اگر انڈیا بورڈ میں شامل ہوتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ اس کا کردار کوئی مختلف نہیں ہوگا۔' رنجیت رائے، جو نیپال اور ویتنام میں انڈیا کے سفیر تھے، کا ماننا ہے کہ انڈیا کے لیے ٹرمپ کے بورڈ آف پیس کے حوالے سے کوئی بھی فیصلہ لینا آسان نہیں ہے۔ رنجیت رائے نے بی بی سی ہندی کو بتایا: 'انڈیا کے مخمصے میں اضافہ ہوا ہے۔ چاہے انڈیا اسے قبول کرے یا رد کرے، اس کا اثر پڑے گا۔ میرے خیال میں بورڈ آف پیس میں شامل ہونے کے خطرات زیادہ ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ ٹرمپ اس کے چیئرمین ہیں اور ان کے لین دین پر مبنی رویے سے انصاف کی توقع رکھنا بے معنی لگتا ہے۔' رنجیت رائے کا کہنا ہے کہ 'یہ واضح نہیں ہے کہ کیا اس میں ہر ملک کی حیثیت یکساں ہوگی۔ جس طرح اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں، ہر ملک کا صرف ایک ووٹ ہوتا ہے۔ جب سکیورٹی کونسل نے اسے منظور کیا تھا تو یہ غزہ تک محدود تھا لیکن اب جب تبدیلیاں آئی ہیں تو یہ غزہ سے باہر بھی پھیل سکتا ہے۔' اُن کا کہنا تھا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا ٹرمپ ہمیشہ صدر رہیں گے۔ اس لیے اس بورڈ میں شامل ہونا انڈیا کے لیے خطرناک ہوگا۔ انڈیا کو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کئی دوسرے ممالک سے بھی مشورہ کرنا ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر انڈیا اس میں شامل نہیں ہوتا تو بھی اس کا اثر پڑے گا، کیونکہ اس فیصلے سے مغربی ایشیا متاثر ہوگا۔

مغربی ایشیا میں استحکام انڈیا کی توانائی کی سلامتی، انڈین تارکین وطن کے مفادات، جہاز رانی کے راستوں اور سرمایہ کاری کے لیے ضروری ہے۔ رنجیت رائے کا ماننا ہے کہ اگر بورڈ آف پیس کے فیصلے سے مغربی ایشیائی استحکام متاثر ہوتا ہے تو انڈیا کے مفادات براہ راست متاثر ہوں گے۔ رنجیت رائے کہتے ہیں کہ 'مجھے ڈر ہے کہ شامل ہونے سے، انڈیا بورڈ آف پیس کے فیصلوں کی توثیق کا ذریعہ بن سکتا ہے۔' ٹرمپ کا بورڈ آف پیس یا بی او پی ایسے وقت میں تشکیل پا رہا ہے جب امریکہ اقوام متحدہ کی کئی تنظیموں سے دستبردار ہو رہا ہے، یہ سوال اٹھا رہا ہے کہ کیا بی او پی کا مقصد اقوام متحدہ کو غیر متعلقہ قرار دینا ہے؟ ایک تشویش یہ بھی ہے کہ بورڈ آف پیس صرف ایک قطبی دنیا کو مضبوط کرے گا، یعنی ایک ایسا نظام جس پر امریکہ کا غلبہ ہو۔ دوسری طرف، انڈیا ایک دنیا کی وکالت کرتا ہے جہاں اس کا اپنا موقف ہے، بجائے اس کے کہ وہ امریکہ کی ایک دم بن کر رہ جائے۔ اکبرالدین نے ٹائمز آف انڈیا میں لکھا کہ 'کیا ممبر ممالک بی او پی کے چیئرمین کی اتھارٹی کو چیلنج کر سکتے ہیں؟ کیا انڈیا دعوتوں، پیسے اور ذاتی اثر ورسوخ پر مبنی ماڈل کی حمایت کرے گا؟ انڈیا کو اس جال میں نہیں پھنسنا چاہیے۔ انڈیا اپنے کردار کو محض کسی اور کے منصوبے کی توثیق تک محدود رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔' بی او پی کے ایگزیکٹو بورڈ کے ارکان میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو ٹرمپ کے خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف، سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر، ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر، امریکی نائب دفاعی مشیر رابرٹ گیبریل، اپولو گلوبل مینجمنٹ کے سی ای او مارک روون اور ورلڈ بینک کے صدر اجے بنگا شامل ہیں۔ یہ سب امریکی شہری ہیں یا ٹرمپ کے وفادار سمجھے جاتے ہیں۔ خارجہ امور کی ماہر اور تجزیہ کار نروپما سبرامنیم کا کہنا ہے کہ اگر انڈیا اس میں شامل ہوتا ہے تو بہت سے خطرات ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'بی او پی کے ارد گرد بہت سے سوالات ہیں۔ انڈیا جلد بازی میں اس میں شامل نہیں ہوسکتا۔ کن شرائط کے تحت رکن ممالک اس کے چارٹر کے پابند ہوں گے؟ اس کی تشریح کا اختیار کس کے پاس ہوگا؟' وہ کہتی ہیں کہ 'بہت سے ممالک نے بورڈ میں شامل ہونے کے موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔' 'کچھ لوگوں نے ٹرمپ کی دعوت کو اپنے ملک کی اہمیت کے اعتراف سے تعبیر کیا ہے۔ دوسرے امریکی ردعمل کے خوف سے اس میں شامل ہو جائیں گے۔ بہت سے لوگ ابھرتے ہوئے بین الاقوامی میدان میں رہنے کے لیے اس میں شامل ہوں گے، چاہے اس پر کسی ایک ملک کے مفادات کا غلبہ ہو۔' نروپما سبرامنیم کا کہنا ہے کہ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، اسرائیل اور ترکی کے اس میں شامل ہونے کا فیصلہ مودی حکومت پر ایسا کرنے کے لیے دباؤ ڈال سکتا ہے۔ 23 جنوری کو انڈیا کے معروف انگریزی اخبار دی ہندو نے اس مسئلے پر ایک اداریہ لکھا۔ انگریزی اخبار دی ہندو کے اداریے میں لکھا گیا ہے کہ 'امریکہ اور انڈیا کے تعلقات میں پیدا ہونے والی دراڑ اور تجارتی مذاکرات کی نازک صورتحال بھی اس مرحلے پر ٹرمپ کی دعوت کو مسترد نہ کرنے کی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایسا کرنے سے ٹرمپ کی ناراضی مول لی جاسکتی ہے، جیسا کہ فرانسیسی صدر کے معاملے میں ہوا۔ یہ قرارداد گذشتہ ماہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں متفقہ طور پر منظور کی گئی تھی، تاہم روس اور چین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔'

دی ہندو کے اداریے میں مزید کہا گیا ہے کہ 'نہ عملی تقاضے اور نہ ہی اصول اس بات کی حمایت کرتے ہیں کہ ایسا کوئی فیصلہ عجلت میں کیا جائے، اور انڈیا کے قد و قامت کا ملک کسی بااثر مقام سے محروم ہونے کے خوف یا امریکی ناراضی کا نشانہ بننے کے ڈر سے فیصلہ نہیں کر سکتا۔' لیک ہونے والے چارٹر کے مطابق اگرچہ ابتدا میں اقوام متحدہ نے امریکہ کے اصل منصوبوں کی حمایت کی تھی، تاہم بورڈ آف پیس میں بعد ازاں تبدیلیاں کر دی گئیں اور اس میں غزہ کا ذکر تک شامل نہیں ہے۔ ٹرمپ نے خود کو اس کا چیئرمین مقرر کیا ہے اور ایگزیکٹو بورڈ میں اپنے ذاتی دوستوں اور اہلِ خانہ کو بھی شامل کیا ہے۔ جاری کیے گئے چارٹر میں یہ تجویز بھی دی گئی ہے کہ بورڈ آف پیس کو دیگر تنازعات کے حل میں شامل کیا جائے، جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ادارہ اقوامِ متحدہ کی جگہ لینے کی کوشش کر سکتا ہے۔ دی ہندو نے لکھا کہ 'بورڈ میں شامل ہونے کا پاکستان کا فیصلہ انڈیا کے لیے ایک انتباہی اشارہ ہے، خاص طور پر اگر ٹرمپ نے تنازعہ کشمیر کو امن کے منصوبوں میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تو بورڈ آف پیس اسے حل کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایک بار بورڈ میں شامل ہونے کے بعد، انڈیا کے لیے انٹرنیشنل پیس میکنگ فورس میں اپنے فوجیوں کی تعیناتی پر اعتراض کرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔' ٹرمپ بار ہا مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی پیشکش کر چکے ہیں جب کہ دوسری جانب انڈیا کسی بھی تیسرے فریق کے کردار کو مسلسل مسترد کرتا آیا ہے۔ ٹرمپ پہلے سے منعقد ہونے والی بین الاقوامی تنظیموں کو برخاست کر رہے ہیں، جس سے لوگ مزید خوفزدہ ہیں۔ وہ مغربی فوجی اتحاد نیٹو کو مسترد کر رہے ہیں۔ امریکہ نے اقوامِ متحدہ کے کئی اداروں سمیت 60 سے زائد بین الاقوامی تنظیموں سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ یہ ادارے غیر مؤثر ہیں اور امریکی خود مختاری کے خلاف ہیں۔ اسی لیے بورڈ آف پیس میں شمولیت کا فیصلہ انڈیا کے لیے آسان نہیں ہے۔ بورڈ آف پیس میں اپنی من مانی کرنے کے ٹرمپ کے ارادے کی ایک مثال جمعرات کو اس وقت سامنے آئی جب انھوں نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم مارک کارنی کو بورڈ آف پیس میں شامل ہونے کے لیے دی گئی دعوت، واپس لے لی۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا کہ 'ٹرمپ نے اس ادارے کو ابتدا میں غزہ میں اسرائیل اور حماس کے درمیان امن معاہدے کی نگرانی کے لیے قائم کیا تھا، لیکن اب وہ اسے ایک ایسے ادارے میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو اقوامِ متحدہ کا مقابلہ کر سکے۔' کارنی کی دعوت واپس لینا بھی اس بات کی تازہ علامت ہے کہ بورڈ آف پیس ایک عام بین الاقوامی ادارے سے بہت مختلف ہوگا، جہاں رکن ممالک کے درمیان اختلافِ رائے اور کھلے مباحثے کو قبول یا حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔' دی نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ 'اس کے چارٹر میں تنظیم کے صدر ٹرمپ کو غیر معمولی اختیارات دیے گئے ہیں، جن میں فیصلوں کو ویٹو کرنے، ایجنڈا طے کرنے، ارکان کی تقرری اور برطرفی، پورے بورڈ کو تحلیل کرنے اور اپنے جانشین کو نامزد کرنے کے اختیارات شامل ہیں۔' بورڈ کا قیام ایک ایسے وقت میں عمل میں آیا ہے جب ٹرمپ امریکی خارجہ پالیسی کے ایک سامراجی وژن کو آگے بڑھا رہے ہیں، جس میں امریکہ حکومتوں کو گرانے، غیر ملکی علاقوں اور وسائل پر قبضہ کرنے اور حتیٰ کہ ہمسایہ ممالک پر بھی ان کی مرضی کے خلاف غلبہ حاصل کر سکتا ہے۔ ٹرمپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ انھوں نے دعوت کیوں منسوخ کی، تاہم اس ہفتے کے آغاز میں مارک کارنی نے ڈیوس میں امریکہ کے زیرِ قیادت عالمی نظام پر تنقید کی تھی اور ان کی یہ تقریر بہت مشہور رہی۔

(بی بی سی اردو)

آئینِ ہند اور مسلمان، تحریکِ آزادی کے تناظر میں: ایک تجزیاتی مطالعہ

محمد انصار ندوی
چندرسین پور۔ مدھوبنی

ہندوستان محض ایک جغرافیائی وحدت نہیں بلکہ تہذیبوں، مذاہب اور ثقافتوں کا وہ عظیم سنگم ہے جس کی بنیاد صدیوں کی مشترکہ تاریخ، فکری ہم آہنگی اور اجتماعی جدوجہد پر استوار ہے۔ اس سرزمین کی روح ہمیشہ سے کثرت میں وحدت کی علمبردار رہی ہے، اور یہی روح آئینِ ہند میں اپنے مکمل اظہار کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ آئینِ ہند کسی ایک مذہب، ایک طبقے یا ایک نظریے کی دستاویز نہیں بلکہ تحریکِ آزادی کے اس مشترکہ خواب کی عملی تعبیر ہے جس میں ہر شہری کو مساوی وقار، آزادی اور تحفظ حاصل ہو۔ مسلمان اس خواب کے محض تماشائی نہیں بلکہ اس کے فعال معمار رہے ہیں۔ تحریکِ آزادی کے تناظر میں آئینِ ہند اور مسلمانوں کے تعلق کو سمجھے بغیر نہ ہندوستانی جمہوریت کی صحیح تفہیم ممکن ہے اور نہ عصرِ حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کا منصفانہ تجزیہ۔ 1857 کی جنگِ آزادی سے لے کر 1947 تک مسلمان علما، مجاہدین، دانشوروں اور عوام نے انگریز سامراج کے خلاف بے مثال قربانیاں پیش کیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی فکری روایت، سید احمد شہید اور ان کے رفقا کی جدوجہد، دارالعلوم دیوبند کے علما کے فتاویٰ، مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے رہنماؤں کی خدمات اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ مسلمان آزادی کو محض سیاسی مقصد نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا متحدہ ہندوستان کا تصور آئینِ ہند کی روح میں آج بھی سانس لیتا محسوس ہوتا ہے۔ وہ اس بات کے قائل تھے کہ ہندوستان کی بقا اور ترقی اسی میں ہے کہ یہاں ہر مذہب اور ہر قوم کو مساوی احترام اور تحفظ حاصل ہو۔ دستور ساز اسمبلی میں مسلمانوں کی شرکت محض نمائشی نہیں تھی بلکہ فکری اور عملی دونوں سطحوں پر نہایت مؤثر رہی۔ مذہبی آزادی، مساوات، اقلیتوں کے حقوق اور جمہوری اقدار کو آئین میں شامل کرانے میں مسلم نمائندوں کا کردار تاریخ کا ناقابلِ فراموش باب ہے۔ آئینِ ہند کے بنیادی حقوق مسلمانوں کے لیے کسی رعایت یا خیرات کا درجہ نہیں رکھتے بلکہ یہ ان قربانیوں کا تسلسل ہیں جو تحریکِ آزادی کے دوران دی گئیں۔ مذہبی آزادی، اظہارِ رائے، مساوات، تعلیم اور ثقافت کے تحفظ جیسے حقوق اس ہندوستان کا آئینی وعدہ ہیں جس کا خواب آزادی کے متوالوں نے دیکھا تھا۔ مگر یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ عصرِ حاضر میں یہی وعدے بار ہا آزمائش میں ڈالے جا رہے ہیں۔

آج ہندوستانی مسلمان تنگ نظری، تعصب، نفرت انگیز بیانیے اور بعض صورتوں میں منظم ظلم وتشدد کا شکار بنائے جا رہے ہیں۔ مذہبی آزادی، جو آئینِ ہند کا بنیادی ستون ہے، عملی سطح پر محدود ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ عبادات، مذہبی علامات، دینی ادارے اور حتیٰ کہ مذہبی تشخص کو بھی بعض حلقوں میں مشکوک بنا دیا گیا ہے۔ یہ صورتِ حال محض مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ آئینی بحران کی علامت ہے، کیونکہ جب کسی ایک طبقے کے حقوق پامال ہوتے ہیں تو درحقیقت پورا آئینی نظام کمزور پڑ جاتا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف تعصب کی ایک بڑی وجہ تاریخ کی مسخ شدہ تعبیر بھی ہے۔ تحریکِ آزادی میں مسلمانوں کے کردار کو یا تو نظر انداز کیا جاتا ہے یا جان بوجھ کر کم اہم ثابت کیا جاتا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر مسلمان علما اور رہنماؤں نے انگریزوں کے خلاف عوامی شعور بیدار نہ کیا ہوتا تو آزادی کی جدوجہد اس قدر مضبوط اور ہمہ گیر نہ ہوتی۔ تاریخ کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرنا نہ صرف علمی بددیانتی ہے بلکہ سماجی نفرت کو بھی ہوا دیتا ہے۔ عصرِ حاضر میں ہجومی تشدد، امتیازی سلوک اور خوف کا ماحول آئینِ ہند کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے۔ جب کسی شہری کی جان، مال اور عزت مذہبی شناخت کی بنیاد پر غیر محفوظ ہو جائے تو یہ ریاست کی آئینی ذمہ داریوں پر سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ انصاف میں تاخیر یا جانبداری اقلیتوں کے اعتماد کو متزلزل کر دیتی ہے، جو کسی بھی جمہوریت کے لیے خطرناک صورتِ حال ہے۔ اس تمام صورتِ حال کے باوجود یہ کہنا درست نہیں کہ آئینِ ہند اپنی معنویت کھو چکا ہے۔ اصل مسئلہ آئین کا نہیں بلکہ اس پر عمل نہ کرنے کا ہے۔ آئین آج بھی وہی ہے، اس کی دفعات آج بھی مسلمانوں کو مکمل تحفظ دیتی ہیں، بشرطیکہ ریاست، ادارے اور سماج اسے دیانت داری سے نافذ کریں۔ مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ جذباتی ردِعمل کے بجائے آئینی شعور، تعلیم، قانونی جدوجہد اور اخلاقی استقامت کو اپنی قوت بنائیں۔ تعلیم اس پورے عمل میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک باشعور قوم ہی اپنے حقوق کی صحیح تشریح اور مؤثر دفاع کر سکتی ہے۔ آئین مسلمانوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور اپنی تہذیب کو محفوظ رکھنے کا حق دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ یہ ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے کہ وہ قومی ترقی میں مثبت کردار ادا کریں۔ مکالمہ، سماجی رابطہ اور جمہوری عمل ہی وہ راستے ہیں جو پائیدار حل فراہم کر سکتے ہیں۔ تحریکِ آزادی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اختلاف کے باوجود اتحاد ممکن ہے اور تنوع کے باوجود یکجہتی قائم رہ سکتی ہے۔ مسلمانوں کو حاشیے پر دھکیلنا دراصل ہندوستان کو کمزور کرنا ہے، کیونکہ کوئی بھی قوم اس وقت تک مضبوط نہیں ہوسکتی جب تک اس کے تمام شہری خود کو محفوظ اور باوقار محسوس نہ کریں۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ آئینِ ہند اور مسلمان ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک مشترکہ تاریخ، جدوجہد اور مستقبل سے جڑے ہوئے ہیں۔ آئین مسلمانوں کو تحفظ اور شناخت دیتا ہے اور مسلمان آئین کو اخلاقی قوت اور تاریخی معنویت عطا کرتے ہیں۔ اگر ہمیں تحریکِ آزادی کے خواب کو زندہ رکھنا ہے تو آئینِ ہند کو محض کتابی متن نہیں بلکہ زندہ عہد سمجھنا ہوگا۔ آئینِ ہند کی وہ دفعات (Articles) جو مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دیتی ہیں۔

آرٹیکل 14: قانون کی نظر میں مساوات تمام شہری برابر ہیں۔

آرٹیکل 15: مذہب، نسل، ذات یا جائے پیدائش کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت۔

آرٹیکل 19: اظہارِ رائے، اجتماع اور پرامن احتجاج کی آزادی۔

آرٹیکل 21: حق حیات اور شخصی آزادی۔

آرٹیکل 25: مذہبی آزادی مذہب پر عمل، تبلیغ اور رسومات کی اجازت۔

آرٹیکل 26: مذہبی اداروں کے نظم ونسق کا حق۔

آرٹیکل 27: کسی مذہب کی ترویج کے لیے ٹیکس وصول کرنے پر پابندی۔

آرٹیکل 28: سرکاری تعلیمی اداروں میں جبری مذہبی تعلیم کی ممانعت۔

آرٹیکل 29: اقلیتوں کی زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ۔

آرٹیکل 30: اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق۔

یہ تمام دفعات اس حقیقت کا ناقابلِ انکار ثبوت ہیں کہ آئینِ ہند مسلمانوں کو کسی رعایت کے طور پر نہیں بلکہ برابر کے شہری کی حیثیت سے مکمل حقوق عطا کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

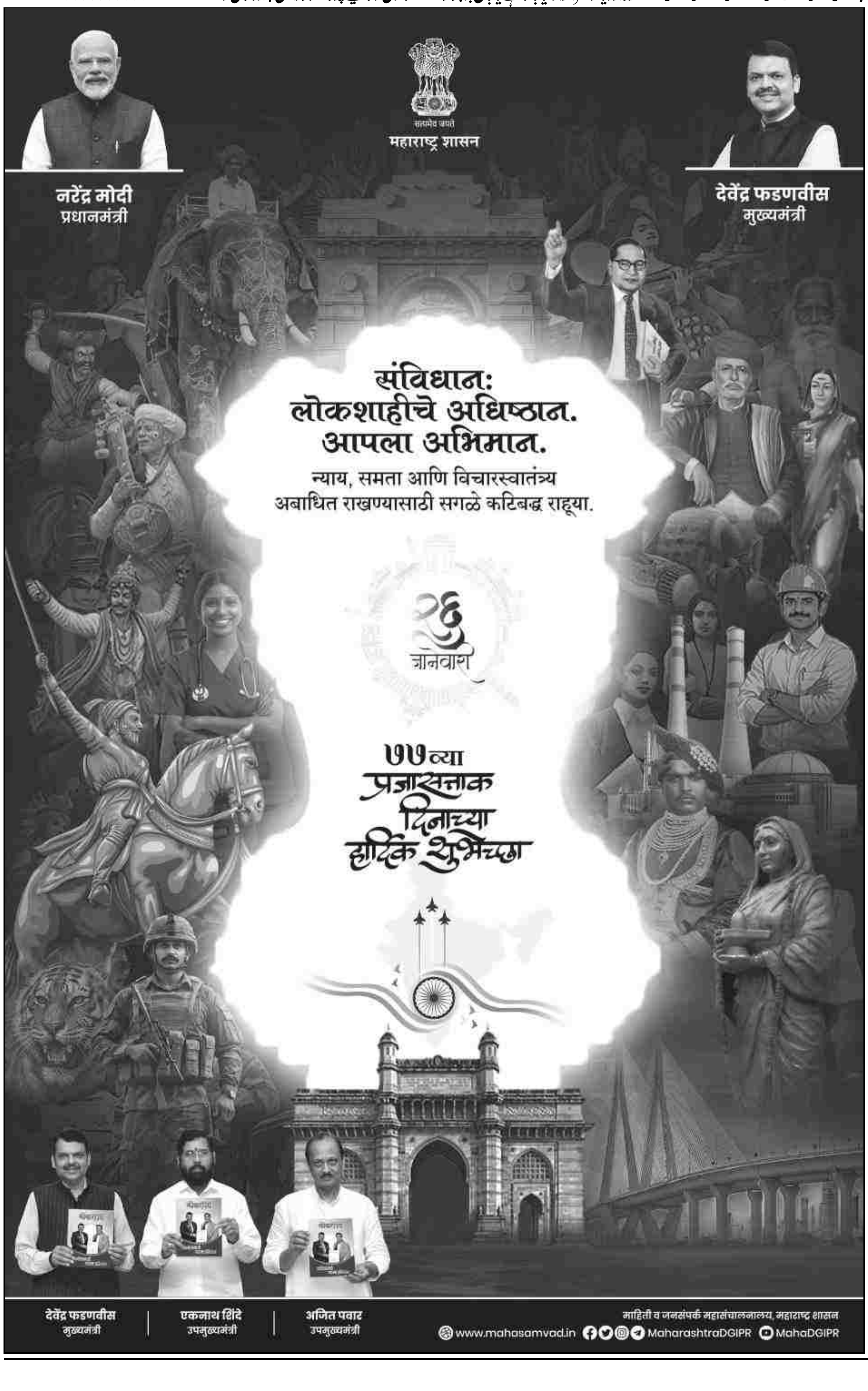

تقریباً 42 کروڑ روپے کی اس گھڑی میں ایسا خاص کیا ہے؟

ابھشیک ڈے

انڈیا میں چڑیا گھر کی تھیم پر بنائی گئی ایک پرتعیش گھڑی پیش کی گئی ہے۔ یہ نجی چڑیا گھر ایشیا کے امیر ترین شخص مکیش امبانی کا خاندان چلا رہا ہے۔ اس گھڑی کے مرکز میں مکیش امبانی کے سب سے چھوٹے بیٹے آننت امبانی کا ہاتھ سے رنگ کیا گیا ایک مجسمہ بھی نصب ہے، جس کے گرد شیر اور بنگال ٹائیگر بھی بنائے گئے ہیں۔ لگژری گھڑیاں بنانے والی کمپنی جیکب اینڈ کمپنی کی ڈیزائن کردہ اس گھڑی میں ہیرے بھی جڑے ہیں۔ اگرچہ گھڑی بنانے والی کمپنی نے اس کی قیمت ظاہر نہیں کی، لیکن صنعتی اتحادی واچ پیا کے مطابق اس کی قیمت کا اندازہ تقریباً 15 لاکھ ڈالر یا انڈین کرنسی میں 13 کروڑ 70 لاکھ روپے کے قریب لگایا گیا ہے۔ (پاکستانی کرنسی میں یہ رقم تقریباً 42 کروڑ روپے بنتی ہے) گھڑی جس چڑیا گھر کی تھیم پر ہے، اسے جنگلی حیات کے بچاؤ اور بحالی کے نجی مرکز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تین ہزار 500 ایکڑ پر پھیلے اس چڑیا گھر میں شیر اور ہاتھی سمیت جانوروں کی دو ہزار سے زیادہ اقسام رہتی ہیں۔ یہ چڑیا گھر آننت امبانی کی ملکیت ہے اور عام افراد کو وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ گذشتہ سال یہ چڑیا گھر اُس وقت خبروں میں آیا تھا جب اس پر جانوروں کو غیر قانونی طریقے سے حاصل کرنے اور ان کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات لگے تھے لیکن بعد میں سپریم کورٹ کی مقرر کردہ ٹیم نے قرار دیا تھا کہ انھیں کسی غلط حرکت کے ثبوت نہیں ملے۔ یہ چڑیا گھر انڈیا کی مغربی ریاست گجرات میں جام نگر کے مقام پر واقع ہے۔ دنیا میں تیل صاف کرنے کا سب سے بڑا کارخانہ، جو مکیش امبانی کا ہے، اس کے قریب ہی ہے۔ وَنتارا کا افتتاح گذشتہ سال مارچ میں انڈین وزیرِ اعظم نریندر مودی نے کیا تھا۔ 'آننت امبانی کی شادی کی تقریبات کے باعث وَنتارا خبروں میں رہا' سنہ 2024 میں اننت امبانی کی شاندار شادی کی تقاریب کے لیے ایک مقام وَنتارا بھی تھا۔ یہ پری ویڈنگ تقاریب دنیا بھر میں سرخیوں کا موضوع بنی تھیں۔ ان شادی اور دیگر تقریبات میں انڈیا کے تمام بڑے بالی ووڈ ستاروں کے ساتھ ساتھ کم کارڈیشیئن اور ریحانہ جیسی عالمی شہرت یافتہ شخصیات بھی شریک ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ بل گیٹس اور مارک زکربرگ جیسے کاروباری افراد، برطانیہ کے سابق وزرائے اعظم ٹونی بلیئر اور بورس جانسن اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی بیٹی ایوانکا ٹرمپ اپنے شوہر جیرڈ کشنر کے ساتھ ان تقاریب میں شامل ہوئے تھے۔

گھڑی کی رونمائی کے موقع پر سوشل میڈیا پوسٹ میں جیکب اینڈ کمپنی نے کہا کہ ان کی نئی لگژری گھڑی 'وَنتارا کے لیے خراجِ تحسین' ہے، اور اس کے ڈائل کے مرکز میں موجود آننت کا مجسمہ 'دیکھ بھال اور احساس ذمہ داری' کی علامت ہے۔ کمپنی کے مطابق اس گھڑی میں ہیروں، سبز نیلم، یاقوت سمیت 397 قیمتی ہیرے جڑے ہیں۔ یاد رہے اس سے قبل آننت کی شادی کی تقریبات کے دوران ایک وائرل ویڈیو میں زکربرگ اور ان کی اہلیہ پریسیلا آننت امبانی کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اُن کے 'رچرڈ مِل' ٹائم پیس (گھڑی) کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ پریسیلا کو اس موقع پر یہ کہتے سنا جاسکتا ہے کہ 'آپ کی گھڑی بہت ہی شاندار ہے۔۔۔ بہت کول۔' اس کے بعد وہ کہتی ہیں کہ وہ بھی گھڑی خریدنا چاہتی ہیں اور آننت کی گھڑی کو پکڑ کر اس کا ماڈل اور برانڈ وغیرہ بھی دیکھنے کی کوشش کرتی نظر آئیں۔۔۔ مارک اور ان کی اہلیہ کی گھڑی کے متعلق گفتگو کے دوران آننت بہت محظوظ ہوتے دیکھے گئے۔ انڈین ذرائع ابلاغ کے مطابق اس گھڑی میں 'آٹھ ہزار قیراط سونا اور ہیرے جڑے' ہوئے ہیں اور اس کی قیمت '15 کروڑ' انڈین روپوں سے بھی زائد تھی یعنی رولز رائس کار سے بھی زیادہ۔

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 Jan. 2026

آہ طاہر فراز۔۔۔۔۔۔انا للہ وانا الیہ راجعون

پر تیرے جانے سے ویران سا لگتا ہے چمن

اردو دنیاۓ ادب آج اس خبر کو سن کر افسوس میں ڈوبی ہوئی ہے عالمی شہرت یافتہ خوبصورت ترنم کے بہت مشہور و معروف شاعر طاہر فراز کی یہ خبر سنتے ہی وہ تمام مشاعرے اور دنیا جہان میں میں بلخصوص انداز و بیاں کے مشاعرہ میں وہ مشہور" بڑی خوبصورت ہو۔۔اور اس طرح سے طاہر فراز صاحب محبت کرنے والا شخص الوداع کہہ گئے، اللہ سبحانہ وتعالی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے امین۔کہتے ہیں کہ سبھی لوٹ جائیں گے آخری آرامگاہ کی جانب ایک ایک کر۔۔اور طاہر فراز صاحب بھی جا ملے اپنے محبوب حقیقی سے۔۔اردو دنیاۓ ادب کا بڑا خسارہ آج جیسے اردو دنیا غم میں ڈوب گیا، اللہ سبحانہ وتعالی مغفرت فرمائے آمین۔آپ اردو دنیاۓ ادب میں یاد رکھے جائیں گے۔اللہ مغفرت فرمائے آمین

کہاں سے ڈھونڈ پاؤں کوئی تجھ سا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر مختار احمد فردین

مسلمان اپنی بستیوں کو اسلامی معاشرت کا عملی نمونہ بنائیں: احمد حسین قاسمی

(نمائندہ بھاگلپور 25/جنوری) حسب ہدایت حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہم ضلع بھاگل پور میں امارت شرعیہ بہار اڑیسہ و جھارکھنڈ پھلواری شریف پٹنہ کا دعوتی و اصلاحی دورہ جاری ہے یہ وفد حضرت مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب ناظم امارت شرعیہ کے ایماء پر گزشتہ 24 جنوری سے ضلع بھاگلپور کے گوراڈیہہ بلاک کی مختلف مسلم مواضعات میں امارت شرعیہ کے پیغامات و ہدایات کو لے کر مصروف عمل ہے، جس کی قیادت جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی معاون ناظم امارت شرعیہ فرما رہے ہیں، انہوں نے موضع گرہوتیا ،پتھنہ اور ڈھرپور میں منعقد اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب کے دوران کہا کہ مسلمان اپنی بستیوں کو اسلامی معاشرت اور قرآن کا عملی نمونہ بنائیں تا کہ اس سے جہاں ایک طرف ہماری نئی نسل پر ایمان و اسلام کے مثبت اثرات پڑیں تو دوسری جانب برادران وطن بھی اسلام سے قریب ہوں، انہوں نے نئی نسل کے دین و ایمان کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج مسلمانوں کی ترجیحات میں یہ بات شامل ہونی چاہیے کہ اس کی تمام اولاد اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور ان کی زندگیوں میں نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں داخل ہوں، انہوں نے امارت شرعیہ کا پیغام پہنچاتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ محلے کی سطح پر مکتب کا منظم نظام قائم فرمائیں، جہاں دین اسلام کی مکمل تعلیم کا بندوبست ہو دوسری جانب بالغ بچوں کے لیے تعلیم کا حلقہ لگایا جائے وہیں خواتین کی دینی وتربیتی اجتماع کا نظام بھی ہر محلے کی سطح پر بنایا جائے۔ اس موقع پر امارت شرعیہ کے معاون مفتی جناب مولانا محمد عقیل اختر قاسمی نے اوقاف کی جائیداد اور بیٹیوں کی وراثت پر تفصیل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی جانب سے بنائے گئے وقف ترمیمی قانون کے تناظر میں ہر مسلم آبادی کے ذمہ داروں پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی مسجد ،مدرسے، عید گاہ اور قبرستان کے تمام دستاویزات اور زمینی کاغذات کو مکمل رکھیں؛ تاکہ آئندہ کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے، سجاد نگر پتھنہ کی جامع مسجد میں نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے جناب مفتی محمد مجاہد اللہ قاسمی نے امارت شرعیہ کی گراں قدر خدمات کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔اس موقع پر اراکین وفد امارت شرعیہ نے ہر پہلو پر مسلمانوں کی رہنمائی کی اور اصلاح معاشرہ کے اہم موضوعات سامنے آئے،واضح رہے کہ اس دعوتی واصلاحی دورہ وفد کا پہلا ،دوسرا اور تیسرا پروگرام ضلع بھاگلپور کے بلاک گوراڈیہہ کے گرہوتیہ، چکدریا اور پتھنہ بستی کی جامع مسجد میں تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا، جہاں علاقے کے مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔شرکاء وفد میں جناب مفتی محمد عقیل اختر قاسمی دارالافتاء امارت شرعیہ اور مفتی محمد مجاہد اللہ قاسمی ، مولانا سرفراز مظاہری ،اور مولانا نقی امام مظاہری مبلغین امارت شرعیہ شامل رہے۔تمام مقامات پر بڑی تعداد میں علاقے کے علماء، ائمہ، دانشوران، سیاسی وسماجی کارکنان اور ہر طبقہ کے مسلمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور امارت شرعیہ کے اس وفد کا والہانہ استقبال کیا۔

انسانیت کے کام آنا بڑی عبادت ہے: مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی

ایس آئی آر کے سلسلہ میں منعقد ورکشاپ کے شرکاء سے علماء وماہرین کا خطاب

(پریس ریلیز: پھلواری شریف پٹنہ ۔2026-01-25) مذہب اسلام ایک آفاقی مذہب ہے، وہ انسانیت کی ہمہ گیر فلاح و بہبود اور اس کی ترقی کی راہیں کھولتا ہے، اس کی تعلیمات میں یہ فکر بنیادی حیثیت رکھتی ہے، کہ انسان کے کام آنا نہ صرف خدمت بلکہ بڑی عبادت ہے، اللہ کے رضا کے حصول اور اس کی قربت کو پانے کا اہم ذریعہ ہے، زبان رسالت نے اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ اس بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جو اللہ کے کسی بندے کی مدد کے لئے کھڑا ہوتا ہے، انسان تو بڑی چیز ہے اسلام نے جانوروں تک کے ساتھ حسن سلوک ،ہمدردی اور خدمت پر جنت کی بشارت دی ہے، اس لئے ہر مسلمان جس نے اسلام کو دل سے پسند کیا ہے، اس کی ذمہ داری ہے کہ جس سماج اور معاشرہ میں وہ رہتا ہے ،اس سماج کے لوگوں کی حتی الامکان اپنے وسائل و صلاحیت کو کام میں لا کر بوقت ضرورت ان کی مدد کرے، جو بہتری وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی پسند کرے، اپنی نافعیت کا ایسا رنگ بکھیرے جس سے خود اس کے وجود کو لوگ غنیمت سمجھیں اور دوسرا انسان اس کی خدمت وصلاحیت سے نفع حاصل کرے، ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ کے نائب ناظم جناب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی صاحب نے مورخہ ۲۵/جنوری کو پلاموں کی مشہور آبادی مرکز والی مسجد گڑہا میں ایس آئی آر سے متعلق منعقد ایک بڑے ورکشاپ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا ،انہوں نے کہا کہ جلد ہی صوبہ جھارکھنڈ میں ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے والا ہے، اس سلسلہ میں آسانی سے کام کو پورا کرنے کے لئے امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ پھلواری شریف پٹنہ کی طرف سے امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایت اور محترم ناظم امارت شرعیہ کی ایماء پر پورے جھارکھنڈ میں عملی تربیت اور ورکشاپ کا سلسلہ شروع ہے، جس کا ایک پروگرام آج گڑہا میں منعقد ہو رہا ہے ،باشعور مسلمانوں، خاص طور پر نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس کام کو اچھی طرح سیکھیں اور اس تحریک کو پورے علاقہ میں عام کرنے کے لئے جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے پروگرام کا انعقاد کریں اور جس علاقہ اور آبادی میں رہتے ہیں وہاں کے ایک ایک فرد خواہ مرد ہو یا عورت اس کے فارم کو صحیح طریقہ سے وقت پر پُر کرنے کو یقینی بنائیں، نہ مذہب کی تفریق کی جائے نہ مسلک و ذات برادری کی ،ہر انسان کو انسانی بھائی سمجھ کر انہیں جگانے سمجھانے اور اس کام کو وقت پر پورا کرنے کی ترغیب وتحریک کے عمل کو عبادت سمجھ کر انجام دیں، مشہور ہے کہ عبادت سے اگر جنت ملتی ہے تو خدمت سے خدا کی خاص قربت نصیب ہوتی ہے محترم مفتی صاحب نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ موجودہ حالات میں ملت کا اٹوٹ اتحاد ہی اس کے لئے سفینہ نوح ثابت ہوسکتا ہے ،اللہ تعالیٰ نے آپ سب کو امارت شرعیہ جیسے مذہبی مرکز کی شکل میں اجتماعیت کا بہترین محور عطا کیا ہے، جو محض کلمہ کی بنیاد پر ملت کو متحد رہنے کی دعوت دیتا ہے، انہوں نے کہا کہ کاغذات کی درستگی کے ساتھ اللہ کی نصرت کے حصول کے لئے تقویٰ کی شان پیدا کرنا نماز جیسی عبادت کا پابند بننا اور رب کی مرضیات پر چلنے کا عہد بھی ضروری ہے، حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر ان باتوں پر عمل کے عزم کا اظہار کیا، اس ورکشاپ میں ڈاکٹر حفظ الرحمن قاسمی صاحب نے اوقاف کی وہ جائداد جو رجسٹرڈ نہیں ہیں یا جن کے کاغذات میں سرکاری ملکیت یعنی غیر مزروعہ عام یا سرو سادھارن جیسے الفاظ لکھے ہوئے ہیں ان کے تحفظ کے سلسلہ میں ضروری باتیں بتائیں ،مساجد و مدارس کی وہ زمینیں جو ابھی تک کہیں رجسٹرڈ نہیں ہیں یا اس کا کوئی ڈیڈ بھی تیار نہیں کیا گیا ہے اس بارے میں بھی مفید قانونی مشورہ دیئے اور حفاظتی پہلو پر روشنی ڈالی ،جناب مفتی اکرام الدین قاسمی صاحب نے ایس آئی آر سے متعلق ان باتوں کی نشاندہی کی کہ جس کی طرف ابھی سے توجہ دینا ضروری ہے ،انہوں نے عملی طور پر پروجیکٹر کے ذریعہ ان کاغذات کے نام اس کے حاصل کرنے کے طریقہ اور اس کی قانونی نوعیتوں کو سمجھایا، جناب مفتی قیام الدین قاسمی صاحب نے اپنے ایک گھنٹہ کے پرزینٹیشن میں نہایت ہی مفید معلومات اور ضروری باتوں سے حاضرین کو واقف کرایا اور موجودہ وقت میں حکومت کے طرز عمل اور اس کے رویہ کو سمجھتے ہوئے اس کام پر بلا تاخیر توجہ دینے کی گذارش کی ،نوجوانوں کی ایک ٹیم کو عملی طور پر اس قابل بنایا کہ وہ دوسروں کو بھی یہ کام آسانی سے سیکھا سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ امارت شرعیہ کی طرف سے ابھی اس کام کا آغاز ہوا ہے، ان شاء اللہ ایس آئی آر کے اختتام تک اس طرح کی رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش جاری رہے گی ۔اسی سلسلہ کا ایک پروگرام ۲۵/جنوری کی شب کو نگر اوٹاری ضلع گڑھوا کی وسیع مسجد میں منعقد ہوا، اس پروگرام میں بھی نہایت ہی منظم اور مرتب انداز میں حاضرین کو ضروری چیزوں سے واقف کرایا گیا، نوجوانوں کو تربیت دی گئی ،دونوں پروگراموں میں سینکڑوں لوگوں نے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ شرکت کی اور پوری دلچسپی سے اخیر تک پروگرام کو سنا ،نگر اوٹاری کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں صدر تنظیم امارت شرعیہ ضلع گڑھوا و رکن مجلس ارباب حل و عقد جناب مولانا احسان قاسمی صاحب اور جامعہ ابو تراب کے اساتذہ طلبہ اور مقامی نوجوانوں نے بھرپور محنت کی ،جب کہ گڑھا کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں جناب قاری خالد صاحب، جناب مولانا امتیاز مظاہری صاحب ،جناب مولانا نیاز قاسمی صاحب، جناب حافظ ظفر صاحب ،جناب مولانا نورالحسن قاسمی صاحب اور دارالعلوم محمودیہ کے اساتذہ وطلبہ اور مرکز والی مسجد کے امام اور ذمہ داران نے پور اپورا حصہ لیا۔واضح رہے کہ امارت شرعیہ کی طرف سے جھارکھنڈ میں جاری دورہ اور اس کے پروگراموں کی مکمل نگرانی حضرت امیر شریعت مدظلہ اور محترم ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب اور محترم قاضی شریعت جناب مولانا انظار عالم قاسمی صاحب فرما رہے ہیں ،ان پروگراموں سے ہر طرف بیداری کی ایک نئی لہر محسوس کی جارہی ہے، دونوں اجلاس حضرت صدر محترم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئے۔

"بیٹل آف گلوان" کا "ماترو بھومی" کا ٹیزر جاری مکمل گانا 24 جنوری کو ریلیز ہوگا

ممبئی (ایم ملک) سلمان خان فلمز نے اپنی آنے والی فلم "بیٹل آف گلوان" کے حب الوطنی پر مبنی گانے "ماترو بھومی" کا طاقتور ٹیزر جاری کیا ہے۔آرمی بگل کی آواز کے ساتھ کھلنے والا ٹیزر شروع سے ہی حب الوطنی کے جذبات کو ابھارتا ہے اور ایک جذباتی ماحول پیدا کرتا ہے جو قوم کے جذبے کو سلام پیش کرتا ہے۔15 سیکنڈ کا یہ ٹیزر قربانی، جرات اور قوم کے لیے بے پناہ محبت کی جھلک پیش کرتا ہے۔بگل کی آواز سے شروع ہونے والی موسیقی تیز ہوتی جاتی ہے اور ترنگا جھنڈا تمام مشکلات کے درمیان مضبوط کھڑا ہوتا ہے۔ یہ تصاویر گلوان کی جنگ میں دکھائے گئے ہندوستانی فوجیوں کے جذبے اور حوصلے کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ٹیزر پورے گانے کے لیے بے پناہ جوش وخروش پیدا کرتا ہے، جو یوم جمہوریہ سے قبل 24 جنوری 2026 کو ریلیز ہونے والا ہے۔ یہ نغمہ مادر وطن اور قوم کا دفاع کرنے والے بہادر سپاہیوں کو خراج تحسین اور اعزاز کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ یہ گانا سلمان خان فلمز کے میوزک چینل پر ریلیز کیا جائے گا اور یہ ایک خصوصی تخلیقی تعاون کا حصہ ہے۔ہمیش ریشمیا کی موسیقی فلم کے حب الوطنی کے جذبے میں گہرائی کا اضافہ کرتی ہے۔سمیر انجان کی دلی دھن اور اریجیت سنگھ اور شریا گھوشال کی روح پرور آوازیں مل کر اسے ایک یادگار اور جذباتی طور پر بھرپور موسیقی کا تجربہ بناتی ہیں۔بیٹل آف گلوان کو سلمان خان فلمز کے بینر تلے پروڈیوس کیا گیا ہے اور اس کی ہدایت کاری اپوروا لاکھیا نے کی ہے۔فلم میں چترانگدا سنگھ اہم کردار میں نظر آئیں گی۔کہانی میں بہادری، قربانی اور جذبے کو صداقت کے ساتھ پیش کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

"ودھ 2" کا ٹریلر بڑی اسکرین پر "بارڈر 2" کے ساتھ پریمیئر ہوگا

ممبئی (ایم ملک) "ودھ 2" ایک انتہائی متوقع روحانی سیکوئل ہے جس کا سامعین بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ جہاں "ودھ" نے اپنی کامیابی کے ساتھ کافی ہنگامہ آرائی کی، اس کا روحانی سیکوئل کہانی اور شدت کو ایک قدم آگے لے جائے گا۔فلم کی پہلی جھلک کا انتظار کرنے والے شائقین کے لیے، ٹریلر اب سینما گھروں میں "بارڈر 2" کے ساتھ دکھایا جائے گا۔ جی ہاں، ناظرین "بارڈر 2" دیکھتے ہوئے بڑی اسکرین پر "ودھ 2" کا ٹریلر دیکھ سکیں گے۔ٹریلر 27 جنوری کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی جاری کیا جائے گا۔ یہ آخر کار شائقین کو اس فلم کی مزید جھلک دیکھنے کی اجازت دے گا جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔جسپال سنگھ سندھو کی تحریر اور ہدایت کاری میں، ودھ 2 میں مشہور کاسٹ کو بالکل نئے کرداروں میں پیش کیا گیا ہے، جس میں ایک تازہ کہانی ہے جو وہی جذباتی اور فلسفیانہ گہرائی کو برقرار رکھتی ہے جو ودھ کو نشان زد کرتی ہے۔لو رنجن اور انکور گرگ کی لو فلمز کے بینر تلے تیار کردہ، یہ روحانی سیکوئل 2026 کی سب سے زیادہ زیر بحث فلموں میں سے ایک بنتا جارہا ہے۔فلم کو 56 ویں IFFI 2025 کے گالا پریمیئر سیکشن میں زبردست رسپانس ملا، جہاں ایک ہاؤس فل سکریننگ کے بعد ایک بار پھر طاقتور پرفارمنس کا مظاہرہ کیا گیا۔

"ونگز انڈیا 2026" ہندوستانی ہوابازی کے عروج کو ظاہر کرے گا: حکومت

نئی دہلی، 25 جنوری ۔ ایم این این۔حکومت نے اتوار کو کہا کہ اس کے بے مثال پیمانے، عالمی شرکت اور اسٹریٹجک توجہ کے ساتھ، ایشیا کا سب سے بڑا سول ایوی ایشن ایونٹ 'ونگز انڈیا 2026'، عالمی ایوی ایشن کمیونٹی کے لیے ایک اہم لمحہ ہونے والا ہے۔28-31 جنوری تک بیگم پیٹ ہوائی اڈے، حیدرآباد پر منعقد ہونے والے اس پروگرام کا باضابطہ طور پر شہری ہوا بازی کے وزیر رام موہن نائیڈو ہندوستان اور بیرون ملک کے سینئر معززین کی موجودگی میں آغاز کریں گے۔150 سے زیادہ نمائش کنندگان، 7500 کاروباری زائرین، ایک لاکھ عام مہمانوں، 200 سے زیادہ غیر ملکی مندوبین، 500 سے زیادہ B2B اور B2G میٹنگز، اور 31 طیاروں سے زیادہ ہوائی جہاز کے ڈسپلے کے ساتھ، یہ نہ صرف ہندوستان کے لیے بلکہ عالمی ہوابازی برادری کے لیے ایک تاریخی واقعہ ہونے والا ہے۔وزارت کے مطابق" آغاز ایک تاریخی عالمی ہوابازی کے اجتماع کا آغاز کرے گا جو کنیکٹیویٹی، مینوفیکچرنگ، خدمات، اختراعات اور پائیداری کے لیے ایک بڑے ہوابازی کے مرکز میں ہندوستان کی تبدیلی کو ظاہر کرے گا"۔" ونگز انڈیا 2026" اس بات پر روشنی ڈالے گا کہ ہندوستان کا ایوی ایشن ایکو سسٹم کس طرح اقتصادی ترقی، علاقائی ترقی اور عالمی انضمام کے ایک طاقتور انجن کے طور پر تیار ہوا ہے۔پچھلی دہائی کے دوران، ہندوستان کے شہری ہوا بازی کے شعبے میں بے مثال توسیع دیکھنے میں آئی ہے۔جب کہ مسافروں کی آمدورفت میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے، جس سے ہندوستان کو دنیا کی اعلیٰ ہوابازی کی منڈیوں میں شامل کیا گیا ہے، ہندوستانی کیریئرز کی طرف سے سینکڑوں نئے طیارے شامل کیے گئے ہیں، جس میں ریکارڈ توڑنے والے طیاروں کے آرڈرز کے ساتھ ہندوستان کو عالمی سطح پر مستقبل کی سب سے بڑی ہوائی جہاز کی منڈیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔" ہوائی اڈے کے بنیادی ڈھانچے میں تیزی سے توسیع ہوئی ہے، نئے گرین فیلڈ ہوائی اڈوں، جدید ٹرمینلز اور اڑان جیسے اہم اقدامات کے تحت علاقائی کنیکٹیوٹی کو بڑھایا گیا ہے۔ پائیدار ایوی ایشن کی طرف ایک بڑا دھکا، جس میں پائیدار ایوی ایشن فیول (SAF)، سبز ہوائی اڈے اور ڈیجیٹل ایئر نیویگیشن شامل ہے، پرواز کے مستقبل کو نئی شکل دے رہا ہے۔

بھارتی بحریہ کے پہلے تربیتی اسکواڈرن نے انڈونیشیا میں بحری روابط کو مضبوط کیا

نئی دہلی۔25/جنوری۔ایم این این۔انڈونیشیا کے ساتھ بحری روابط کو مزید مستحکم کرنے، جو انڈین اوشن نیول سمپوزیم (آئی او این ایس) کا رکن ملک ہے اور مہاساگر کے ویژن کو آگے بڑھانے کے لیے بھارتی بحریہ کے پہلے تربیتی اسکواڈرن (1 ٹی ایس) نے 23 جنوری 2026 کو بیلاوان سے روانگی اختیار کی۔سہ روزہ بندرگاہی قیام کے دوران آئی این ایس تیر، شارد،ل، سُجاتا اور آئی سی جی ایس سارتھی کے عملے اور تربیت پانے والے جوانوں نے انڈونیشیائی بحریہ کے ساتھ مختلف سطحوں پر روابط قائم کیے۔ ان سرگرمیوں میں پیشہ ورانہ ملاقاتیں، ثقافتی تبادلے، تربیتی دورے اور دوستانہ کھیلوں کے مقابلے شامل تھے، جن کے ذریعے باہمی سمجھ بوجھ کو فروغ ملا اور دونوں ممالک کے درمیان دوستی کے پل مزید مضبوط ہوئے کیپٹن تیجو کے جوزف، سینئر آفیسر 1 ٹی ایس، اپنے اسکواڈرن کے جہازوں کے کمانڈنگ افسران کے ہمراہ لکسمانا مودا (ریئر ایڈمرل) ڈینی سپتیانا، کمانڈر نیول ایریا کمانڈ I (کوماندو کوڈائرال I) سے ملاقات کی اور بھارتی و انڈونیشیائی بحریہ کے مشترکہ بحری مفادات سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔سینئر آفیسر ٹی ایس 1 اور بھارت کے قونصل جنرل، میدان کی مشترکہ میزبانی میں جہاز پر ایک استقبالیہ منعقد کیا گیا، جس میں کوڈائرال I کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اس موقع پر کرنل ویراوان ای پی، چیف آف آپریشنز، مہمانِ خصوصی تھے۔ استقبالیے نے بامعنی روابط کا موقع فراہم کیا، جس سے پیشہ ورانہ تعلقات مزید مضبوط ہوئے اور دونوں بحری افواج کے درمیان خیرسگالی کو فروغ ملا۔پیشہ ورانہ سرگرمیوں کے تحت بھارتی بحریہ کے تربیت پانے والے جوانوں کو کوماندو دائرہ انکلتن لاوت I (نیول ریجنل کمانڈ I) کی مختلف سہولیات سے روشناس کرایا گیا، جس سے انہیں خطے میں کمانڈ کے کردار اور ذمہ داریوں کے بارے میں بہتر آگاہی حاصل ہوئی۔اس کے علاوہ انڈونیشیائی بحریہ کے اہلکاروں کے ساتھ دوستانہ کھیلوں کے مقابلے اور مشترکہ یوگا سیشنز بھی منعقد کیے گئے، جن سے باہمی رفاقت اور خیرسگالی کو تقویت ملی۔ جہازوں کو اسکول کے بچوں کے لیے عوامی دورے کے لیے کھولا گیا، جہاں انہیں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ جہازوں کے رہنمائی شدہ دورے نے طلبہ میں نمایاں جوش و تجسس پیدا کیا اور یہ دورہ ان کے لیے ایک متاثرکن اور یادگار تجربہ ثابت ہوا۔انڈونیشیا میں 1 ٹی ایس کی تعیناتی دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ بحری تعلقات کی عکاس ہے اور بھارت کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کو آگے بڑھاتے ہوئے وسیع تر بحرِ ہند اور جنوب مشرقی ایشیائی خطے میں بحری موجودگی اور تعاون کو وسعت دیتی ہے۔ یہ دورہ دوستی کے فروغ، تربیتی تجربات میں بہتری اور ایک مستحکم، محفوظ اور اشتراکی بحری ماحول کے قیام کے لیے بھارتی بحریہ کے عزم کو اجاگر کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہندوستان اور امریکہ نے فوجی مشغولیت، دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی۔25/جنوری۔ایم این این۔امریکی سیکرٹری برائے آرمی، ڈینیل پی ڈریسکول، نے سی او اے ایس جنرل اپیندر دویدی سے ملاقات کی۔انہوں نے دوطرفہ دفاعی تعاون کو گہرا کرنے اور نئی دہلی اور واشنگٹن کے درمیان فوجی مصروفیات کو مضبوط بنانے پر بات چیت کی۔اتوار کو ایکس پر ایک پوسٹ میں میٹنگ کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، ہندوستانی فوج کے ایڈیشنل ڈائریکٹوریٹ جنرل نے کہا،"مسٹر ڈینیل پی ڈریسکول، امریکی فوج کے سکریٹری، جنرل اوپیندر دویدی، سی او اے ایس سے ملاقات کی۔ بات چیت میں دوطرفہ دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے، ملٹری سے ملٹری مشغولیت کو گہرا کرنے، اور عالمی امن اور ہتھیاروں کی سلامتی کے مشترکہ عزم کو تقویت دینے پر توجہ دی گئی۔فوج کے سکریٹری کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب ہندوستان اور امریکہ دفاعی تعلقات میں مسلسل رفتار دیکھ رہے ہیں۔گزشتہ سال نومبر میں، چیف آف نیول اسٹاف ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی نے امریکہ کا دورہ کیا، جس کا مقصد ہندوستان-امریکہ میری ٹائم شراکت داری کو گہرا کرنا اور ہند-بحرالکاہل کے خطے میں مشترکہ اسٹریٹجک مفادات کو آگے بڑھانا تھا۔بات چیت میں ہندوستان امریکہ دفاعی تعاون کے بنیادی ستونوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دونوں فریقوں نے میری ٹائم سیکورٹی اور ڈومین بیداری کو مضبوط بنانے، آپریشنل انٹرآپریبلٹی کو وسعت دینے، معلومات کے تبادلے کو بڑھانے، مواصلات کی سمندری لائنوں اور زیرسمندر انفراسٹرکچر کی حفاظت، اور انسانی امداد، آفات سے نجات، تلاش اور بچاؤ، انسداد قزاقی، اور دیگر غیر روایتی سیکورٹی چیلنجوں کے جوابات کو مربوط کرنے کے منصوبوں کا جائزہ لیا۔

انڈیا کا یوم جمہوریہ کی پریڈ میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہائپرسونک میزائل کی نمائش کا اعلان

انڈیا کی ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کی پریڈ میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے اینٹی شپ ہائپرسونک میزائل کی نمائش کا اعلان کیا ہے۔ بی بی سی مانیٹرنگ کے مطابق انڈین حکومت کی جانب سے جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ میزائل جدید ہتھیاروں کے نظام کے حصول اور انڈین نیوی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ڈی آر ڈی او نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ ہتھیار ایک ہائپرسونک گلائیڈ میزائل ہے، جو جامد اور حرکت کرنے والے اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اسے مختلف پے لوڈ لیجانے کے لیے بھی ڈیزائن کیا گیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ میزائل اپنی نوعیت کا پہلا میزائل ہے جس میں مقامی ایویونکس سسٹم اور ہدف کو درستگی کے ساتھ نشانہ بنانے کی خصوصیات ہیں۔ ہائپرسونک کا مطلب ہے کہ ایسی چیز جو آواز کی رفتار سے پانچ گنا زیادہ تیزی سے سفر کر سکتی ہو۔ یہی خصوصیت ہائپرسونک میزائلوں کو سپرسونک میزائلوں سے منفرد بناتی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ میزائل تیز رفتاری کے ساتھ کم اونچائی پر پرواز کرتا ہے اور آواز کی رفتار سے پانچ گنا زیادہ رفتار برقرار رکھتا ہے۔

اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں میں مراٹھی زبان میں خوش خطی مقابلہ

جلگاؤں (عبدالوحید جنیدی) 25 جنوری انجمن تعلیم المسلمین کے زیر انصرام اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں میں گزشتہ دنوں مراٹھی زبان میں خوش خطی مقابلے کا شاندار انعقاد کیا گیا جس میں جماعت ششم (الف) کے پچاس طلبہ نے شرکت کیں طلبہ کو ان کی درسی کتاب کا ایک پیراگراف دیے کر تیس منٹ کا واقفہ دیا گیا تھا۔تاکہ ان کی تحریری صلاحیتوں کو جانچ سکے۔

ہندوستان کا خاندانی نظام ہماری روایت کا اٹوٹ حصہ ہے

وزیراعظم مودی نے 2026 کو 'خاندان کا سال' قرار دینے پر متحدہ عرب امارات کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی ۔ 25/جنوری ۔ایم این این ۔وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو اس بات پر روشنی ڈالی کہ " ہندوستان کا خاندانی نظام ہماری روایت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے" اور کہا کہ دنیا کے بہت سے ممالک اس طرح کے خاندانی نظام کو" اعلیٰ احترام" کے ساتھ رکھتے ہیں۔اپنی من کی بات کے دوران، پی ایم مودی نے کہا" ہندوستان کا خاندانی نظام ہماری روایت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ اسے دنیا کے کئی ممالک میں بڑے تجسس سے دیکھا جاتا ہے۔ بہت سے ممالک اس طرح کے خاندانی نظام کو بڑے احترام سے رکھتے ہیں۔اس ہفتے کے شروع میں متحدہ عرب امارات کے صدر کے ہندوستان کے دورے کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے 2026 کے جشن کی تعریف کی جو کہ چند دن پہلے خاندانی اقدام کے طور پر ایک قابل قدر اقدام ہے۔میرے بھائی، عزت مآب شیخ محمد بن زاید النہیان، متحدہ عرب امارات کے صدر نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ متحدہ عرب امارات 2026 کو خاندان کے سال کے طور پر منا رہا ہے۔اس کا مقصد اپنے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور برادری کے جذبے کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ واقعی ایک قابل ستائش اقدام ہے۔" متحدہ عرب امارات حکومت کی ایک سرکاری ویب سائٹ نے نوٹ کیا کہ کس طرح صدر محمد بن زاید النہیان کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، اور متحدہ عرب امارات کے سال کے ایک حصے کے طور پر، 2026 کو خاندان کے سال کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔" یہ قومی اقدام ہر اس شخص سے مطالبہ کرتا ہے جو متحدہ عرب امارات کو گھر کہتا ہے اور خاندان کو ایک مضبوط اکائی کے طور پر منانے اور ایک مضبوط کمیونٹی کے طور پر منانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ قریبی خاندانی رشتوں کو پروان چڑھانے کی اہمیت کے بارے میں بیداری کو گہرا کرنے کی کوشش کرتا ہے-- وہ جڑیں جن سے لچکدار کمیونٹیز پروان چڑھتی ہیں -- اور اتحاد، دیکھ بھال اور تعاون کی پائیدار اقدار کو برقرار رکھنے کے لئے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان اقدار کو آنے والی نسلوں تک پہنچایا جائے۔

’ہند دی چادر‘ گرو تیغ بہادر صاحب جی کی

شہادت انسانی اقدار کے تحفظ کی عظیم مثال: وزیر اعلیٰ فڑنویس

ناندیڑ،25 جنوری:(ورق تازہ نیوز) ’ہند دی چادر‘ گرو تیغ بہادر صاحب جی کی شہادت انسانی اقدار، حق، سچ اور مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے تھی۔ ان کی قربانی ہمیں سچائی، دھرم اور انسانی قدروں کی حفاظت کے لیے بے خوف ہو کر کھڑے ہونے کی تحریک دیتی ہے۔ اسی لیے ریاستی حکومت نے ان کے افکار کو عوام تک پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بات وزیر اعلیٰ مہاراشٹر دیویندر فڑنویس نے ناندیڑ میں منعقدہ ’ہند دی چادر‘ گرو تیگ بہادر صاحب جی کے 350 ویں شہیدی سماگم کے موقع پر کہی۔ ناندیڑ کے مودی میدان میں منعقد اس عظیم الشان پروگرام میں لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، آندھرا پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کونڈلا پون کلیان، ریاستی وزرا، اراکینِ پارلیمان و اسمبلی، اعلیٰ سرکاری افسران، گرودوارہ بورڈ کے ذمہ داران اور شیدی سماگم کمیٹی کے عہدیداران بڑی تعداد میں موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ گرو تیگ بہادر صاحب جی کی قربانی صرف سکھ دھرم تک محدود نہیں بلکہ پورے ہندوستان کی تہذیب، ثقافت، فکری روایت اور مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے تھی۔ ان کی شہادت نے پورے ملک میں دھرم، آزادی اور خودداری کے لیے جدوجہد کی نئی روح پھونکی۔ ان کے عظیم الشان تاریخی کردار کو گھر گھر پہنچانے کے لیے یہ شہیدی پروگرام منعقد کیا گیا ہے۔ یہ صرف ایک دن کا پروگرام نہیں بلکہ ہر گاؤں، ہر بستی تک گرو تیگ بہادر صاحب جی کی تاریخ پہنچانے کی مہم ہے۔ ریاستی حکومت نے سکھ گروؤں کی تاریخ کو تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گرو نانک دیو جی کے افکار پر یقین رکھنے والے نو سماج پہلی مرتبہ لاکھوں کی تعداد میں ایک ساتھ جمع ہوئے ہیں۔ گرو نانک دیو جی نے اتحاد، مساوات اور بھائی چارے کا پیغام دیا جس نے مختلف سماجوں کو جوڑنے کا کام کیا۔ سنت نامدیو مہاراج کے افکار کو گرو گرنتھ صاحب میں شامل کیے جانے سے مہاراشٹر کی وارکری روایت اور سکھ سماج کے درمیان مضبوط رشتہ قائم ہوا ہے۔ گرو گووند سنگھ جی کے طویل قیام سے ناندیڑ کی سرزمین مقدس بنی اور سماجی ہم آہنگی کو تقویت ملی۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اپنے خطاب میں کہا کہ گرو تیگ بہادر صاحب جی کی شہادت پوری انسانیت کے ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے تھی۔ جابرانہ حکمرانوں کے خلاف فکری اور مذہبی آزادی کی حفاظت کے لیے ان کی قربانی تاریخ کا بے مثال باب ہے۔ انہوں نے سماجی اصلاح، عوامی فلاح اور انسان دوستی کے لیے گرو صاحب کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔ آندھرا پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ پون کلیان نے مراٹھی زبان میں خطاب کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ گرو تیگ بہادر صاحب جی کی زندگی نوجوانوں کے لیے عظیم مثال ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملک کو نئی بلندیوں تک لے جائیں۔ دہلی کے وزیر سردار منجندر سنگھ سرسا نے کہا کہ اس تاریخی سماگم میں شرکت ان کے لیے اعزاز ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے تصور کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے عملی شکل دی ہے، جس کے ذریعے گرو تیگ بہادر صاحب جی کی تاریخ عوام تک پہنچی ہے۔ تقریب کے آغاز میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے شری گرو گرنتھ صاحب جی کے درشن کیے اور پنج پیاروں کا احترام کیا۔ پروگرام کا تعارفی خطاب شردراؤ ڈھولے نے کیا جبکہ شیدی سماگم کے ریاستی کنوینر رامیشور نائیک نے اظہارِ تشکر کیا۔ یہ عظیم الشان سماگم نہ صرف گرو تیغ بہادر صاحب جی کی شہادت کو خراجِ عقیدت تھا بلکہ مختلف سماجوں کو جوڑنے اور قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے کا ایک تاریخی سنگِ میل بھی ثابت ہوا۔

ناندیڑ ایجوکیشن سوسائٹی کا کام قابلِ تقلید: میدھا پاٹکر

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) تعلیم کے تیزی سے تجارتی ہونے کے دور میں ناندیڑ ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے اقدار پر مبنی تعلیم کے ذریعے سماج کی تشکیل کے لیے کی جانے والی کوششیں واقعی قابلِ تقلید ہیں۔ یہ خیالات نرمدا بچاؤ آندولن کی قائد اور ممتاز سماجی کارکن میدھا پاٹکر نے ظاہر کیے۔ بھارتی آزادی تحریک اور حیدرآباد مکتی سنگرام کے مجاہدِ آزادی پ. پو. سوامی رامانند تیرتھ کی قائم کردہ ناندیڑ ایجوکیشن سوسائٹی کو قیام کے 75 سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس مناسبت سے گزشتہ ایک سال سے جاری *امرت مہوتسو* تقریبات کا اختتام ہفتہ، 24 تاریخ کو ایک پروقار تقریب کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر میدھا پاٹکر کے ساتھ پونے کے آروگیہ سینا کے بانی ڈاکٹر ابھیجیت ویدی، سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منوہر چاسکر، سوسائٹی کے سکریٹری پروفیسر شیامل پتکی، معاون سکریٹری ایڈووکیٹ پرفل اگروال، سائنس کالج ترقی کمیٹی کے صدر دیپناتھ پتکی، پیپلز ہائی اسکول کمیٹی کے صدر نونہال سنگھ جہاگیردار، پیپلز کالج کمیٹی کے صدر ایڈووکیٹ وی اے پردیپ ناگاپورکر، ایڈووکیٹ چرنجی لال داگڑیا، پرنسپل ڈاکٹر لکشمن شندے، انچارج پرنسپل شیوشنکر بھانے گاو?ں کر موجود تھے۔ تقریب کی صدارت ناندیڑ ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر اور سابق رکنِ پارلیمان ڈاکٹر وینکٹیش کابدے نے کی۔ اپنے خطاب میں میدھا پاٹکر نے کہا کہ تعلیم کی نجکاری تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ طلبہ کی تعداد کم ہونے کا جواز پیش کر کے سرکاری اسکول بند کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ آئینِ ہند میں تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے، لیکن موجودہ نظامِ تعلیم کو تیزی سے منڈی کی شکل دے رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں قبائلی اور دیہی علاقوں کے طلبہ تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدِ آزادی پ. پو. سوامی رامانند تیرتھ نے مراٹھواڑہ جیسے دیہی خطے میں ناندیڑ ایجوکیشن سوسائٹی کے ذریعے غریب اور نادار طلبہ کے لیے تعلیم کے دروازے کھولے۔ گزشتہ 75 برسوں سے سوسائٹی اقدار پر مبنی تعلیم کی اس روایت کو آگے بڑھا رہی ہے، جو یقیناً قابلِ تحسین اور قابلِ تقلید ہے۔

بھارتی اسٹارٹ اپس اے آئی، اسپیس، سیمی کنڈکٹرز میں کام کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم

نئی دہلی۔ ?25 جنوری۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ ہندوستانی اسٹارٹ اپس ا?ج مصنوعی ذہانت اور خلاء سے لے کر نیوکلیئر توانائی، سیمی کنڈکٹرز اور گرین ہائیڈروجن تک کے جدید شعبوں میں کام کر رہے ہیں، اور اس بات پر زور دیا کہ معیار کو ہندوستانی مصنوعات کی واضح شناخت بننا چاہیے۔ اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات کے 130 ویں ایپی سوڈ کے دوران قوم سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے ملک کے نوجوان کاروباریوں کی تعریف کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اے ا?ئی، سپیس، نیوکلیئر انرجی، سیمی کنڈکٹر، موبالٹی، گرین ہائیڈروجن، بایوٹیکنالوجی میں تیار کردہ ہر چیز کے لیے بہترین معیار بنائیں۔ اس شعبے میں میں اپنے تمام نوجوان دوستوں کو سلام کرتا ہوں جو کسی نہ کسی سٹارٹ اپ سے وابستہ ہیں، یا اپنا کوئی ایک شروع کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی ترقی کو اجاگر کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے صنعت اور اسٹارٹ اپس پر زور دیا کہ وہ معیار پر مضبوط زور دیں۔ انہوں نے کہا کہ معیارات پر سمجھوتہ کرنے کا دور ختم ہو چکا ہے اور اب ہندوستان کو اعلیٰ معیار کی مصنوعات کے لیے عالمی سطح پر جانا جانا چاہیے۔ "چاہے وہ ہماری ٹیکسٹائل ہو، ٹیکنالوجی ہو، الیکٹرانکس ہو یا یہاں تک کہ پیکیجنگ، ہندوستانی مصنوعات کا مفہوم 'اعلیٰ معیار' بننا چاہیے۔

ناندیڑ پولیس کی مختلف کارروائیاں، تین الگ الگ مقدمات درج

ناندیڑ، 25 جنوری: پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس، ناندیڑ کی جانب سے جاری پریس نوٹ کے مطابق ضلع میں مختلف تھانوں کی حدود میں تین الگ الگ جرائم کے سلسلے میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

1) مٹی (مروم) چوری کا معاملہ **

کنٹور پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع سوجلگاؤں، تعلقہ نائیگاؤں میں 22 جنوری 2026 کو رات تقریباً 10 بجے دو افراد نے مشترکہ طور پر ایک کسان کے کھیت سے 15 براس مُروم اور پتھر، جن کی مالیت تقریباً 9 ہزار 500 روپے بتائی گئی ہے، چوری کر لی۔ ملزمان نے شکایت کنندہ کو گالیاں دیں اور جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ اس معاملے میں یشونت جل باجی قدم (عمر 30 سال، سوجلگاؤں) کی شکایت پر کنٹور پولیس اسٹیشن میں بی این ایس 2023 کے تحت مقدمہ نمبر 13 / 2026 درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش پولیس ہیڈ کانسٹیبل کندھارے کر رہے ہیں۔

2**) بھارتی اسلحہ قانون کے تحت کارروائی

وزیرآباد پولیس اسٹیشن کی حدود میں پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کے احکامات کے مطابق اسٹریٹ سیفٹی ڈرائیو کے تحت کارروائی کی گئی۔ 23 جنوری 2026 کو دوپہر 11 بجے کے قریب ناندیڑ کے فیملی کورٹ احاطے میں گروتیج سنگھ گھاوسنگھ رامگڑیا نے خنجر دکھا کر ایک شخص کو گالیاں دیں اور جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ اس سلسلے میں نوجوت سنگھ گگن سنگھ گرنتھی (عمر 36 سال، جونا کوٹھا ناندیڑ) کی شکایت پر وزیرآباد پولیس نے بی این ایس 2023 اور بھارتی اسلحہ قانون کے تحت مقدمہ نمبر 41 / 2026 درج کیا ہے۔ مزید تفتیش پولیس ہیڈ کانسٹیبل موپڑے کر رہے ہیں۔

غیر قانونی شراب فروشی پر کارروائی **

بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں 24 جنوری 2026 کو شام 5 بج کر 10 منٹ پر دیوکرپا لان کے سامنے ایک شخص کو بغیر لائسنس غیر قانونی طور پر غیر ملکی شراب فروخت کرنے کے ارادے سے اسکوٹی کے ذریعے لے جاتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ ملزم کے قبضے سے 3 ہزار 700 روپے مالیت کی شراب اور 50 ہزار روپے مالیت کی اسکوٹی برآمد کی گئی۔ اس معاملے میں پولیس ہیڈ کانسٹیبل گجانن کڑے کی شکایت پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 44 / 2026 درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش پولیس ہیڈ کانسٹیبل چنے کر رہے ہیں۔

طاہر فراز: عوام سے ہم کلام شاعر کا سانحہ ارتحال

رامپور: اردو غزل کے معتبر اور عوامی لہجے کے شاعر، دبستانِ رامپور کی پہچان اور مشاعروں میں شائستگی و وقار کی علامت طاہر فراز کا آج انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال کی خبر سامنے آتے ہی ادبی دنیا، شعر دوست حلقوں اور ان کے چاہنے والوں میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ طاہر فراز اس وقت ممبئی میں ایک گھریلو تقریب میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے، جہاں اتوار کی صبح دل کا دورہ پڑنے سے انہوں نے دائی? اجل کو لبیک کہا۔ ان کے انتقال کی خبر آج صبح اولین ساعتوں میں عام ہوئی، جس کے بعد اردو ادب کے ساتھ ساتھ سماجی اور ثقافتی حلقے بھی سوگوار نظر آئے۔ سوشل میڈیا پر تعزیتی پیغامات کا سیلاب آ گیا، جس میں اہلِ قلم، صحافی، شعرا اور عام قارئین سبھی نے اپنے غم اور عقیدت کا اظہار کیا۔

طاہر فراز کی اہمیت محض اس بات میں نہیں تھی کہ وہ مشاعروں کے مقبول شاعر تھے، بلکہ اس میں تھی کہ ان کی گفتگو براہِ راست عوام سے تھی۔ ان کا لہجہ نہایت سادہ، رواں اور قابلِ فہم تھا، اس حد تک کہ ایک عام ذہنی سطح کا شخص بھی ان کی شاعری سے لطف اندوز ہو سکتا تھا۔ یہی وصف ان کی غزل کو طبقاتی حد بندیوں سے آزاد کرتا ہے اور شاعری کو ایک ہمہ گیر صورت عطا کرتا ہے۔

وہ کم لفظوں میں گہری بات کہنے کا ہنر جانتے تھے:

جب کبھی بولنا وقت پر بولنا — مدتوں سوچنا مختصر بولنا

یہ شعر محض نصیحت نہیں بلکہ ان کے پورے شعری مزاج کی نمائندگی کرتا ہے۔

طاہر فراز کا لہجہ اور لے غیر معمولی طور پر خوش آہنگ تھی۔ ان کی غزل ایک شفاف اور سرسبز چشمے کی مانند محسوس ہوتی تھی، جس میں بناوٹ یا تصنع کا شائبہ نہیں ملتا۔ ان کے کلام کی یہی فطری موسیقیت اور نامیاتی آہنگ انہیں مشاعروں کے عام شاعروں سے ممتاز کرتا تھا۔ جب وہ ترنم میں اپنا کلام سناتے تو محفل پر ایک وقار بھری خاموشی چھا جاتی۔ ان کی شاعری میں درد، تڑپ اور ایک گہری اندرونی ٹیس صاف محسوس کی جا سکتی ہے۔ یہ درد کسی مصنوعی جذباتیت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ زندگی کے تجربات اور مشاہدات سے جنم لینے والا سچ تھا:

اس بلندی پہ بہت تنہا ہوں — کاش میں سب کے برابر ہوتا

یہ تنہائی ایک فرد کی نہیں بلکہ حساس انسان کی تنہائی ہے، جو ہجوم میں رہتے ہوئے بھی خود کو الگ محسوس کرتا ہے۔

طاہر فراز 29 جون 1953 کو بدایوں میں پیدا ہوئے، جو اردو شاعری کے لیے ایک زرخیز خطہ مانا جاتا ہے۔ ان کی ابتدائی تعلیم بدایوں ہی میں ہوئی۔ بچپن سے ہی ان کا رجحان شاعری کی طرف نمایاں تھا۔ سات آٹھ برس کی عمر میں وہ اپنے والد کے ساتھ ادبی نشستوں میں شریک ہونے لگے، جہاں عروض اور بحور کی عملی سمجھ پیدا ہوئی۔ انٹرمیڈیٹ کے بعد وہ رامپور آ گئے اور یہیں مستقل قیام اختیار کیا۔ رامپور میں انہیں ڈاکٹر شوق اثری رامپوری جیسے صاحبِ نظر استاد کی رہنمائی حاصل ہوئی، جن کے زیرِ سایہ انہوں نے غزل کے فنی تقاضوں کو سیکھا۔ ستر کی دہائی کے اواخر تک وہ شاعری کی دنیا میں ایک مستحکم اور معتبر نام بن چکے تھے۔ انہوں نے روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی سے اردو میں ایم اے کی تعلیم مکمل کی۔ ان کا شعری مجموعہ ’کشکول‘ شائع ہوا، جسے ادبی حلقوں میں غیر معمولی پذیرائی ملی۔ ان کی غزلوں میں سفر، ٹھوکر، راستہ اور مسافر جیسے استعارے بار بار آتے ہیں، مگر ہر بار نئے مفہوم کے ساتھ:

حادثے راہ کے زیور ہیں مسافر کے لیے — ایک ٹھوکر جو لگی ہے تو ارادہ نہ بدل

یہ اشعار محض شاعری نہیں بلکہ زندگی کو برتنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ اہلِ قلم کا ماننا ہے کہ طاہر فراز کی شاعری میں جو بات دل سے نکلتی تھی، وہ سیدھی دل تک پہنچتی تھی۔ یہی وہ وصف ہے جسے فارسی مقولے ’از دل خیزد، بر دل ریزد‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو بہت کم شاعروں کو نصیب ہوتا ہے۔ آج طاہر فراز ہمارے درمیان موجود نہیں، مگر ان کی غزل، ان کا لہجہ اور ان کی تہذیبی شاعری اردو ادب میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔ دبستانِ رامپور ایک معتبر آواز سے محروم ہو گیا ہے، جس کا خلا دیر تک محسوس کیا جاتا رہے گا۔

پدم ایوارڈز 2026 کا اعلان: سینئر اداکار دھرمیندر کو بعد از وفات پدم وبھوشن

مہاراشٹر کے 15 معزز شخصیات کو اعزاز

نئی دہلی، 25 جنوری: (ورق تازہ نیوز) ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزازات میں شمار کیے جانے والے **پدم ایوارڈز **2026 کا آج اعلان کر دیا گیا ہے۔ مرکزی وزارتِ داخلہ کی جانب سے ہر سال یومِ جمہوریہ کی پیشگی شام ان باوقار اعزازات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ سال 2026 کے لیے **فن، کھیل، سائنس، تجارت، صنعت اور سماجی خدمات** کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی 131 **ممتاز شخصیات** کو پدم ایوارڈز سے نوازا جائے گا۔ ان میں **مہاراشٹر کی 15 معزز شخصیات** بھی شامل ہیں۔

مہاراشٹر کو اس سال **ایک پدم وبھوشن، تین پدم بھوشن اور 11 پدم شری** ایوارڈ حاصل ہوئے ہیں۔

ملک بھر سے منتخب ہونے والے 131 ایوارڈیاں میں 5** پدم وبھوشن، 13 پدم بھوشن اور 113 پدم شری** شامل ہیں۔ اس فہرست میں 19** خواتین، 6 غیر ملکی یا غیر مقیم بھارتی شہری** اور 16** شخصیات کو بعد از وفات **یہ اعزاز دیا گیا ہے۔

دھرمیندر کو بعد از وفات پدم وبھوشن

ہندی فلم انڈسٹری کے لیجنڈ اداکار **دھرمیندر سنگھ دیول** کو ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں **بعد از وفات پدم وبھوشن** سے نوازنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

مہاراشٹر سے پدم بھوشن یافتگان

پدم بھوشن کے لیے مہاراشٹر کی تین ممتاز شخصیات کا انتخاب کیا گیا ہے، جن میں:

*مشہور پلے بیک سنگر **الکا یاگنک** (فن)

*اشتہاری دنیا کے عظیم نام **پیوش پانڈے** (بعد از وفات ۔ فن)* بینکنگ اور صنعت کے شعبے سے **اُدی کوٹک** (تجارت و صنعت) شامل ہیں۔

پدم شری کے لیے 11 نام

مہاراشٹر سے پدم شری ایوارڈ کے لیے جن 11 معزز شخصیات کے ناموں کا اعلان کیا گیا ہے، ان میں:

* کھیل کے شعبے سے ** کرکٹر روہت شرما**

* طبی خدمات کے لیے **محترمہ آرمڈا فرنانڈس**

* سماجی خدمات کے لیے **جناردن باپوراو بوتھے**

* زراعت کے شعبے سے **شری رنگ دیوابا لاد**

فن کے شعبے سے: ***بھکلیا لاڈکیا دھنڈا**

* **مادھون رنگناتھن *** **رگھو ویر تو کارام کھیڈکر *** **ستیش شاہ** (بعد از وفات)

جبکہ تجارت وصنعت کے شعبے سے **اشوک کھاڑے** اور **ستیہ نارائن نوال**، اور سائنس وانجینئرنگ کے شعبے سے **جوہروا سی کو پدم شری دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اعزازات کی تقسیم

تمام پدم ایوارڈز کی تقسیم **مارچ تا اپریل **2026 کے دوران **راشٹرپتی بھون، نئی دہلی** میں منعقدہ خصوصی تقریب میں صدرِ جمہوریہ کے ہاتھوں انجام پائے گی۔

اسرو 2026 میں متعدد سیٹلائٹ لانچ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ وی نارائنن

کوئمبٹور۔ ?25 جنوری۔ ایم این این۔ بھارتی خلائی ایجنسی اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے ہفتہ کے روز کہا کہ خلائی ایجنسی 2026 کے لئے منصوبہ بند متعدد سیٹلائٹ لانچوں پر کام کر رہی ہے۔ یہاں ایک تقریب کے موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "ہم بہت سارے سیٹلائٹ بھیجنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں (اس سال) بہت کام ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کے بعد ہم ان کا اعلان کریں گے۔" خلانورد سنیتا ولیمز کے تبصروں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہ ہندوستان اور امریکہ کو مشترکہ طور پر خلائی پروگراموں کو تلاش کرنا چاہئے، انہوں نے کہا، "ہمارے پاس کئی بڑے مشن ہیں، ہم وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں کام کر رہے ہیں۔ ہم ایک بین الاقوامی خلائی اسٹیشن قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو چاند پر بھیجنے اور انہیں بحفاظت زمین پر واپس لانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔" نارائنن نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کو تقریباً 60 دوست ممالک کے ساتھ خلائی تحقیق میں مضبوط تعاون حاصل ہے اور یہ کہ بین الاقوامی تعاون فائدہ مند تھا۔ PSLV-C62 راکٹ کے تیسرے مرحلے کے دوران پیش ا?نے والی بے ضابطگی کے بارے میں ایک سوال پر، انہوں نے کہا کہ سائنسدان اس کا تجزیہ کر رہے ہیں۔ "جیسا کہ میں نے ا?پ کو اس دن (12 جنوری کو) بتایا تھا کہ پی ایس ایل وی راکٹ چار مرحلے کا راکٹ ہے۔ تیسرے مرحلے کے بعد، پرواز کے راستے (گاڑی کے) میں انحراف تھا۔ ہم اس کے بارے میں مطالعہ کر رہے ہیں۔ طلباء کی برادری کے لیے اپنے پیغام کے لیے پوچھے جانے پر، نارائنن، جو سکریٹری، محکمہ خلائی بھی ہیں، نے کہا کہ انہیں اپنے مضامین میں مہارت حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی مجموعی شخصیت کی نشوونما پر بھی کام کرنا چاہیے۔

بھارت نے روسی خام تیل کی جگہ انگولا، برازیل اور یو اے ای سے تیل کی درا?مدات شروع کی

نئی دہلی۔ ?25 جنوری۔ ایم این این۔ بھارت کی سب سے بڑی تیل ریفائننگ کمپنی انڈین ا?ئل کارپوریشن (IOC) نے روسی خام تیل پر انحصار کم کرنے کے لیے مارچ میں لوڈنگ کے لیے تقریباً 70 لاکھ بیرل خام تیل انگولا، برازیل اور متحدہ عرب امارات سے خرید لیا ہے۔ یہ بات تجارتی ذرائع نے بتائی ہے۔ ذرائع کے مطابق، IOC نے ابوظہبی سے موربان گریڈ خام تیل، یو اے ای کا اپر زکوم، انگولا کے ہنگو اور کلاو جبکہ برازیل کے بوزیوس خام تیل کے معاہدے کیے ہیں، جن کا مقصد روسی تیل کی جگہ متبادل سپلائی کو یقینی بنانا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے ا?ئی ہے جب دسمبر میں بھارت کی روس سے خام تیل کی درا?مدات دو سال کی کم ترین سطح پر پہنچ گئیں جبکہ اوپیک ممالک سے درا?مدات میں اضافہ ہوا۔ ماہرین کے مطابق خام تیل کے ذرائع میں تنوع سے بھارت کی توانائی سلامتی مضبوط ہوگی اور مغربی ممالک کے ساتھ ممکنہ تجارتی وسفارتی دباو? میں بھی کمی ا? سکتی ہے۔ یہ اقدام بھارت کی توانائی حکمتِ عملی میں ایک نمایاں تبدیلی کی علامت ہے، جس کے تحت [illegible] لاطینی امریکہ اور مشرقِ وسطیٰ [illegible]

عمرہ کی ادائیگی کے دوران بولنے کی صلاحیت سے محروم نوجوان نے اچانک خانہ کعبہ کے سامنے بولنا شروع کر دیا‘ ویڈیو وائرل

مکہ مکرمہ/عمان: سوشل میڈیا پر ان دنوں ایک نہایت ایمان افروز اور دلوں کو نرم کر دینے والی خبر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، جس نے دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کو جذباتی کر دیا ہے۔ اردن سے تعلق رکھنے والے 26 سالہ نوجوان بدر بدران، جو برسوں سے بولنے کی صلاحیت سے محروم تھے، نے عمرہ کی ادائیگی کے دوران خانہ? کعبہ کے سامنے اچانک بولنا شروع کر دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق، طواف کے دوران جب جذبات اپنے عروج پر پہنچے تو بدر کے لبوں سے پہلا جملہ ادا ہوا: ’’لا ?ل??لا الل?‘‘۔ یہ روح پرور منظر مسجدِ حرام میں موجود ہر شخص کے لیے نہایت رقت انگیز ثابت ہوا، ا?نکھیں اشکبار ہو گئیں اور فضا سبحان اللہ کے نعروں سے گونج اٹھی۔ خاندان کے افراد کے مطابق، بدر پیدائشی طور پر گونگے نہیں تھے۔ تقریباً پانچ برس کی عمر میں ایک شدید نفسیاتی صدمے (خوف) کے بعد ان کی بولنے کی صلاحیت اچانک ختم ہو گئی تھی۔ اگرچہ ان کی سماعت برقرار رہی، مگر طویل علاج، ڈاکٹروں اور ماہرینِ نفسیات کی مسلسل کوششوں کے باوجود وہ گفتگو کرنے سے قاصر رہے۔ یوں وہ برسوں تک سنتے تو رہے، مگر بول نہیں پاتے تھے۔ بدر نے 13 جنوری کو عمرہ کی نیت سے اپنے روحانی سفر کا ا?غاز کیا اور مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک کے سفر کی جھلکیاں سوشل میڈیا پر شیئر کرتے رہے۔ 17 جنوری کو مکہ پہنچنے کے بعد طواف کے دوران وہ حیرت انگیز لمحہ ا?یا جب ان کی گویائی لوٹ ا?ئی اور انہوں نے خود اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے لبوں سے ادا ہونے والا پہلا لفظ [illegible] نے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت، رحمت اور دعا کی قبولیت کا مظہر قرار دیتے ہوئے بدر کے لیے دعاو?ں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بدر کی والدہ نے فیس بک پر جذبات سے لبریز پیغام میں لکھا: ’’الحمد للہ حمداً کثیراً... پچیس برس کے صبر کے بعد اللہ نے ہمیں یہ عظیم نعمت عطا کی کہ ہم نے اپنے بیٹے بدر کو خانہ? کعبہ کے سامنے ’لا ?ل??لا الل?‘ کہتے سنا۔ یہ خوشی لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی۔‘‘ بدر اردن کے معروف فٹبال کلب الف?صلی کے پرجوش حامی بھی ہیں۔ کلب نے اپنے ا?فیشل پیج پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ چھبیس برس کی خاموشی کے بعد بدر بدران نے کعبہ? مشرفہ کی زیارت کے موقع پر اپنی گویائی دوبارہ پائی، جو نہ صرف شائقین بلکہ پورے خطے کے لیے خوشی کی خبر ہے۔ بدر کے ایک استاد کے مطابق، یہ کیفیت بچپن کے شدید نفسیاتی صدمے کے بعد پیدا ہوئی تھی، جس کا طب کے پاس کوئی مکمل حل موجود نہ تھا۔ اکیس برس تک جاری رہنے والی یہ ا?زمائش صبر اور دعا کے ساتھ گزری، اور پھر وہ لمحہ ا?یا جس نے لاکھوں دلوں کو ایمان کی تازگی بخش دی۔ یہ واقعہ، چاہے جس زاویے سے دیکھا جائے، امید، صبر اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین کی ایک زندہ مثال بن کر سامنے ا?یا ہے۔ مسجد حرام سے [illegible]

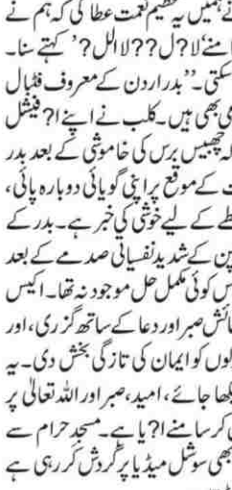
سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
KULSUM JEWELLERS
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN
JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

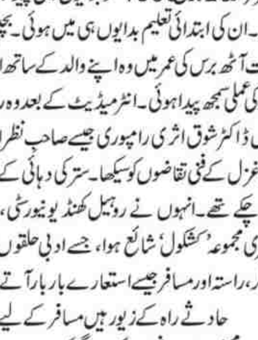
9545332211 عبدالماجد
8999942523 عبدالرحمن
BIS 916 Hallmark
زِینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی ?۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔